عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ – شمارہ ۴

حج کے آداب

مسلمانوں کے جان مال کی حرمت

گاہے گاہے باز خواں

مرزا محمود کی شاعری

ملفوظات

کالا ناگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا
تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔
ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
رُوحِ پاکستان۔رُوح افزا
راحتِ جان۔رُوح افزا
اساسِ اخلاق
خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲ تا ۸ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۷ تا ۲۳ جون ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۴

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ــ زین محمد فریدی
جھنگ ــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــ محمد راشد مدنی
پشاور ــ مولانا نور الحق نور
لاہور ــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــ فیاض حسن سجاد نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ــ محمد متین خالد
ملتان ــ عطاء الرحمان
سرگودھا ــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــ راجہ حبیب الرحمن • کینیڈا ــ
امریکہ ــ چوہدری محمد شریف تکودی • ڈنمارک ــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــ حافظ سعید احمد
دوبئی ــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــ میاں اشرف ڈار • ایڈمنٹن ــ عامر رشید
ابوظہبی ــ قاری وصیف الرحمن • افریقہ ــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ــ آفتاب احمد
لائبیریا ــ ہدایت اللہ شاہ • مارشس ــ محمد اخلاص احمد • برما ــ محمود یوسف
بارباڈوس ــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــ محی الدین خان •

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ــ ۱۰۰/- روپے ــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــ ۳۷۵ "
ایشیا ــ ۳۷۵ "

صدر مملکت کی ترجیحات

گزشتہ دنوں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے قومی اسمبلی توڑے جانے اور جونیجو حکومت کے خاتمہ کے دوسرے دن ریڈیو و ٹیلیویژن پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ :۔

"کراچی (جنگ نیوز) صدر ضیاء الحق نے اپنی تقریر میں کہا کہ گذشتہ تین سوا تین برسوں میں سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ نفاذ اسلام کے کام کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ نئے اقدامات تو در کنار پہلے سے کیے گئے اقدامات کو بھی سرد خانہ میں ڈال دیا گیا۔ نظام صلوٰۃ کو تو عملاً ختم کر دیا گیا۔ نظام زکوٰۃ و عشر میں کئی خامیاں پیدا ہو گئیں، قاضی کورٹس کا پوری طرح تیار کردہ نظام کلیتاً نظر انداز کر دیا گیا اور خدا خدا کر کے وہ نواں شریعت ترمیمی بل جسے سینٹ نے ایک دن میں پاس کر دیا تھا، قومی اسمبلی میں آخری وقت تک پڑا رہا۔ سیاسی مصلحتیں، سیاسی مفادات اور سیاسی ترجیحات ہر اچھے کام کو نگل گئیں۔ صدر ضیاء الحق نے بتایا کہ میں نے کئی مرتبہ عزت مآب وزیر اعظم سے ملاقاتوں میں اور پھر برملا پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی لیکن کچھ نہ ہوا۔ کبھی میری گذارشات کو ایک آئینی سربراہ مملکت کی بے اثر آواز سمجھ کر رد کر دیا گیا اور کبھی میرے خطاب کو فاید جذب اختلاف کا خطاب قرار دیا گیا لیکن عمل میری کسی بات پر نہیں کیا گیا۔"

صدر مملکت نے اپنی اس تقریر میں آئندہ کے لیے جن ترجیحات کا اعلان کیا اس میں نفاذ اسلام کے عمل کو از سر نو تازہ کرنے کے لیے نئے اقدامات کا اعادہ کیا انہوں نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ :۔

"وہ عنقریب اسلامی نظریاتی کونسل اور سینٹ کے ارکان سے ملاقات کریں گے، جنہیں نفاذ اسلام سے گہری دلچسپی ہے۔ صدر نے کہا کہ اسلام سے میری لگن اور نفاذ اسلام کے لیے تڑپ کسی تعارف کی محتاج نہیں اس کے لیے عوام کے تعاون کی ضرورت ہو گی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۳۱ مئی ۱۹۸۸ء)

صدر مملکت کی اس تقریر سے ہمارے لیے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ان کے دل میں اسلام کی کتنی تڑپ ہے لیکن ایک بات جو ہمارے دل میں کھٹک رہی ہے اس کا ہم بڑے ادب سے اور برملا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ترجیحات میں نفاذ اسلام کے عمل کو از سر نو تازہ کرنے کا جو اعلان فرمایا ہے ——— کیا آپ قوم کو اس بات کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ آپ اپنے اعلان پر قائم رہیں گے؟ جب ہم آپ کے ماضی میں کیے گئے کئی ایک اسی قسم کے اعلانات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں آپ کے قول و فعل میں تضاد نظر آتا ہے۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آپ نے جو تقریر کی تھی اس کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے۔ آپ نے اس تقریر میں تمام سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دیا اور ان کی سرگرمیوں کو روک دیا اور مارشل لاء کو سخت کرتے ہوئے جن ترجیحات کا اعلان کیا تھا اس میں بھی فرمایا کہ اب نفاذ اسلام کے عمل کو بہتر اور مؤثر بنایا جائے گا۔ آپ کو ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۵ء تک کا طویل عرصہ ملا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس طویل عرصہ میں آپ نفاذ اسلام کے لیے کچھ نہ کر سکے تو ۲ ماہ کے مختصر سے عرصہ میں آپ نفاذ اسلام کے لیے کیا کچھ کر لیں گے؟

کیا آپ ہمیں یہ بتائیں گے کہ آپ کو نفاذ اسلام کے سلسلہ میں کہاں کہاں رکاوٹیں نظر آئیں اور ملک میں وہ کون سی لابی ہے جو اس ملک میں اہم سال

سے اسلامی نظام نافذ ہونے نہیں دیتی ــــــــ آپ مانیں یا نہ مانیں قادیانی، پرویزی، کمیونسٹ، دہریئے یہ وہ گروہ ہیں جو نہیں چاہتے کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہو۔ آپ ان سے نمٹیئے پھر دیکھئے کہ آپ اسلام لانے میں کس طرح کامیاب ہوتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نفاذ اسلام کے عمل میں کامیابی عطا فرمائے۔

جونیجو حکومت کا خاتمہ

جونیجو حکومت ۳ سال ۲ ماہ ، دن قائم رہنے کے بعد ختم ہوگئی۔ لیگ حکومت کے خاتمہ پر تبصرہ کرنا یہ سیاست دانوں کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری دلچسپی یہ ہے کہ لیگ حکومت نے اپنے دور اقتدار میں نفاذ اسلام ، مسئلہ ختم نبوت ، اور مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے کیا اقدامات کیے؟ جب ہم ان مسائل کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ لیگ حکومت نے ان اہم ترین مسائل کی طرف پیش رفت کرنے کے بجائے اسے پس پشت ڈال دیا ، جیسا کہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے خود قومی اسمبلی توڑنے جانے کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جونیجو حکومت چادر اور چار دیواری کے تحفظ برقرار رکھنے میں ناکام ہوئی ، اس دور میں امن و امان کی صورت حال گھمبیر ہوگئی ، نفاذ اسلام کے سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ، عوام کی جان و مال ، عزت و آبرو محفوظ نہیں رہی اور ملک کی سلامتی و یکجہتی خطرے میں پڑگئی ،

جونیجو حکومت کا دور اقتدار طویل نہ سہی لیکن مختصر بھی نہیں تھا۔ جونیجو نے اپنی میعاد کا آدھے سے زیادہ عرصہ گذار لیا تھا لیکن اس کے باوجود لیگ حکومت نے قوم سے کیے گئے نفاذ اسلام کے وعدے کو پورا نہیں کیا۔ لیگ حکومت نے قیام پاکستان کے بعد نفاذ اسلام کے لیے کیا کیا؟ جو آئندہ اس سے توقع رکھیں ۵۳ء میں لیگ ہی کی حکومت تھی جس نے ختم نبوت کے جیالوں پر گولیاں برسائیں تھیں اور بارہ ہزار مسلمانوں کو لاہور میں شہید کیا تھا۔ لیگ ہی کی حکومت میں چوھدری ظفر اللہ خان قادیانی نے اپنے پر پرزے نکالے تھے۔ سابق صدر ایوب خان کے زمانے میں لیگ ہی کی حکومت تھی اور اسی زمانے میں قادیانیوں کو اور خصوصاً ایم۔ ایم احمد قادیانی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو کھلی چھٹی تھی کہ اپنے جھوٹے مذہب اور ارتداد کی کھل کر تبلیغ کریں اور دوسری طرف مسلمان عوام اور ختم نبوت کے شیدائیوں کو نہ صرف پابند سلاسل کیا گیا بلکہ ان کو اذیتیں دینے سے گریز تک نہیں کیا گیا۔ لیگ حکومت کے کردار کو دیکھ کر کیا ہم آئندہ ان سے توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ نفاذ اسلام کے لیے کام کرے گی؟

گذشتہ ۳ سال میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی آرڈیننس کے ساتھ جو مذاق اڑایا گیا اور جس طرح انتظامیہ قادیانیوں کے خلاف آئینی اور قانونی اقدامات سے گریز کرتی رہی اس کا ہمیں تلخ تجربہ ہوا ہے۔ اگر کہیں کچھ اقدامات بھی کیے گئے تو وہ بھی مسلمانوں کے زبردست مطالبہ پر ــــــــ ہم اتنا ضرور کہیں گے ان کے دور حکومت میں تحریک تحفظ ختم نبوت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خیر اب جونیجو حکومت کا خاتمہ ہوچکا ہے اب دیکھئے کہ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اپنے ہی نافذ کردہ آرڈیننس پر کس طرح عمل درآمد کراتے ہیں۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

١٢٧٣ھ

قارون کا قصہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

فائدہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برادری سے تھا ان کا چچازاد بھائی تھا، دنیوی علوم میں بہت ترقی کی تھی اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام پر حسد کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے مجھے تم سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ موسیٰؑ اس نام سے تمہارے مالوں کو کھانا چاہتا ہے۔ اس نے نماز کا حکم کیا تم نے برداشت کیا، اس نے اور احکام جاری کیے جن کو تم برداشت کرتے رہے، اب وہ تمہیں زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے اس کو بھی برداشت کرو۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ہم سے برداشت نہیں ہوتا، تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ۔ اس نے کہا، میں نے یہ سوچا ہے کہ کسی فاحشہ عورت کو اس پر راضی کیا جائے جو حضرت موسیٰ پر اس کی تہمت لگائے کہ وہ مجھ سے زنا کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں نے ایک فاحشہ عورت کو بہت کچھ انعام کا وعدہ کر کے اس پر راضی کر لیا کہ وہ حضرت موسیٰؑ پر یہ الزام لگائے۔ اس کے راضی ہونے پر قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام آپ کو دیئے ہیں وہ بنی اسرائیل کو سب کو جمع کر کے سنا دیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پسند فرمایا اور سارے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور جب سب جمع ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے احکام بتانے شروع کئے کہ مجھے یہ احکام دیئے ہیں کہ اس کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ کرو، صلہ رحمی کرو اور دوسرے احکام گنوائے جن میں یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی بیوی والا زنا کرے تو اس کو سنگسار کیا جائے۔ لوگوں نے کہا، اور اگر آپ خود زنا کریں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر میں زنا کروں تو مجھے بھی سنگسار کیا جائے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے زنا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعجب سے فرمایا کہ میں نے؟ لوگوں نے کہا، جی ہاں آپ نے۔ اور یہ کہہ کر اس عورت کو بلا کر اس سے پوچھا کہ تو حضرت موسیٰؑ کے متعلق کیا کہتی ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے بھی اس عورت کو قسم دے کر فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے۔ اس عورت نے کہا کہ جب آپ قسم دیتے ہیں تو بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے مجھ سے اتنے انعام کا وعدہ کیا ہے کہ میں آپ پر الزام لگاؤں، آپ اس الزام سے بالکل بری ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰؑ روتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے سجدہ ہی میں وحی آئی کہ رونے کی کیا بات ہے، تمہیں ان لوگوں کو سزا دینے کے لیے ہم نے زمین پر تسلط دے دیا، تم جو چاہو ان کے متعلق زمین کو حکم فرماؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدہ سے سر اٹھایا اور زمین کو حکم فرمایا کہ ان کو نگل جا۔ اس نے ایڑیوں تک نگلا تھا کہ وہ عاجزی سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے لگے۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر حکم فرمایا کہ ان کو دھنسا دے حتیٰ کہ وہ لوگ گردن تک دھنس گئے۔ پھر زور سے وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر زمین کو یہی حکم فرمایا، کہ ان کو لے لے۔ وہ سب کو نگل گئی۔ اس پر اللہ جل شانہ کی طرف سے حضرت موسیٰؑ پر وحی آئی کہ وہ تمہیں پکارتے رہے اور تم سے عاجزی کرتے رہے، میری عزت کی قسم اگر وہ مجھے پکارتے اور مجھ سے دعا کرتے تو میں ان کی دعا کو قبول کرتا۔

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل

کیا گیا کہ آیت شریفہ میں "دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں آخرت کے لیے عمل کر۔ حضرت مجاہدؒ سے نقل کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا دنیا کا وہ حصہ ہے جس میں آخرت کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت حسنؒ سے نقل کیا گیا کہ "دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول" یعنی جتنے کی دنیا میں ضرورت ہے اس کو باقی رکھ، اور جو اس سے زائد ہے اس کو صدقہ کر دے (در منثور) اس کا کچھ حصہ بخل کے بیان میں دوسری فصل کی آیات کے سلسلہ میں نمبر ۸ پر بھی گذر چکا ہے۔

احادیث

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص جو سونے کا مالک ہو یا چاندی کا اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس سونے چاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر ان سے اس شخص کا پہلو اور پیشانی اور کمر داغ دی جائے گی اور بار بار اسی طرح تپا تپا کر داغ دیئے جاتے رہیں گے۔ قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار دنیا کے حساب سے پچاس ہزار برس ہوگی۔ اس کے بعد اس کو جہاں جانا ہوگا جنت میں یا جہنم میں چلا جائے گا۔"

فائدہ: یہ بڑی لمبی حدیث ہے جس میں اونٹ والوں پر اونٹ کی زکوٰۃ نہ دینے کا، گائے بکری والوں پر ان کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب اور اس کی کیفیت بتائی گئی ہے۔ یہاں عام طور سے جانوروں کی اتنی مقدار میں جن پر زکوٰۃ واجب ہو نہیں ہوتیں۔ عرب میں انہی کی کثرت تھی، البتہ سونا چاندی اور اس کے متعلقات ایسی چیزیں ہیں جو یہاں عام طور سے ہوتی ہیں۔ اس لیے اتنی ہی حدیث پر قناعت کی اور اس سے بھی سب چیزوں کا معلوم ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے کا کیا حشر ہے کہ یہ وبال اور عذاب

باقی صفحہ ۳۰ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

بخاری میں یزید بن ابی عبیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ کی پنڈلی میں ایک زخم کا نشان دیکھا اور پوچھا کہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ زخم خیبر کی لڑائی میں آیا تھا اور اتنا سخت زخم تھا کہ لوگوں نے مشہور کر دیا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا، کیوں کہ اس کاری زخم سے بچنے کی امید ہی نہ تھی، سلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے اس زخم پر تین بار دم کیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ زخم بالکل اچھا ہو گیا۔

بیہقی اور نسائی کی روایت ہے کہ محمد بن حاطبؓ کے ہاتھ پر ان کے بچپن میں ہنڈیا الٹ گئی تھی، جس سے وہ جل گئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر ہاتھ پھیرا اور لعاب دہن لگا کر دعا کی تو وہ بالکل اچھا ہو گیا۔

طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے کہ شرجیل جعفیؓ کی ہتھیلی میں ایک بڑا سا غدود تھا، جس کی وجہ سے وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے اور نہ گھوڑے کی لگام ہی تھام سکتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حال بیان کیا تو آپؐ نے غدود پر اپنا ہاتھ زور سے دبا کر تو اس کی برکت کا اثر یہ ہوا کہ وہ غدود ختم ہو گیا۔

ترمذی، نسائی، حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اندھا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ دعا فرمائیں کہ میری آنکھیں روشن ہو جائیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ اٹھ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یوں دعا کر:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ۔

اس نابینا نے آپؐ کے حکم پر عمل کیا، وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر الفاظ مذکورہ کے ساتھ دعا کی چنانچہ نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

اکثر محدثین نے اس دعا کو تمام حاجتوں کے لیے اکسیر بتایا ہے اور اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیُقْضٰی ــ آیا ہے اس طرح یہ دعا صرف آنکھ ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام حاجتوں میں مؤثر ہو گئی ہے چنانچہ عثمان بن حنیفؓ اور ان کی اولاد تمام ضروریات میں اس دعا کو بتایا کرتے تھے اور اس دعا کے اثرات میں بہت سے واقعات کتابوں میں ملتے ہیں۔

ابو نعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ابن ملاعب الاسنہ کو استسقاء کی بیماری ہو گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا قاصد بھیجا کہ آپؐ دعا فرمائیں۔ آپؐ نے ایک مٹھی مٹی لے کر اپنا لعاب دہن مٹی میں لگا دیا اور قاصد کو مٹی دے دی، قاصد نے مٹی لیتے وقت یہ سمجھا کہ شاید حضورؐ مزاح فرما رہے ہیں مگر جب مٹی لے کر ابن ملاعب کو پلائی گئی تو اسی وقت اچھا ہو گیا۔

بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ حبیب ابن فدیکؓ کے باپ کی آنکھ میں پھلی پڑ گئی جس سے وہ بالکل اندھے ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر دم کیا، اسی وقت آنکھیں روشن ہو گئیں، راوی کا بیان ہے کہ ان کی بینائی اتنی تیز اور پائیدار ہو گئی کہ اسی برس کی عمر میں سوئی میں دھاگہ پرو لیا کرتے تھے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ عبداللہ بن انیسؓ کے سر میں چوٹ آ گئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک لگا دیا، تو چوٹ کا اثر بالکل جاتا رہا۔

واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن انیسؓ، عبداللہ ابن رواحہؓ اور چند دوسرے اصحابؓ کو بشیر بن سلام کے پاس بھیجا تھا۔ یہ شخص قبیلہ غطفان سے تھا، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کے لیے ایک لشکر جمع کر رکھا تھا۔ ابن انیسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے جا کر بشیر کو سمجھایا کہ تم اگر آنحضورؐ کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہاری عزت کریں گے۔ سمجھانے بجھانے کے بعد بشیر ان صحابہؓ کے ساتھ ہو لیا، اور ابن انیسؓ نے اپنے اونٹ پر بشیر کو بٹھا لیا۔ جاتے جاتے خیبر کے قریب پہنچے تو بشیر سمجھا کہ میں ان کے ساتھ نہ آتا تو اچھا تھا۔ ابن انیسؓ اس کی بے اطمینانی سمجھ گئے، چنانچہ ایک تلوار ماری جس سے اس کا پاؤں کٹ گیا، بشیر نے بھی ایک لاٹھی ماری جس سے ابن انیسؓ کے سر میں چوٹ آئی، چنانچہ اسی چوٹ پر آنحضورؐ نے لعاب مبارک لگایا تھا، اور وہ اچھا ہو گیا۔

حج کے آداب

از: ڈاکٹر ماجد علی خان، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

حج ایک اجتماعی عبادت ہے اور اسلام کا ایک عظیم رکن ہے جو مسلمان صاحب استطاعت ہو، مکہ مکرمہ تک سفر کا خرچ اور سفر برداشت کر سکتا ہو، اور اس کی شرائط پوری کر سکے اس کے اوپر حج کرنا فرض ہے۔ اللہ جل شانہ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ

(سورۃ آل عمران ۹۷)

ترجمہ: اور یہ لوگوں کے ذمہ ہے کہ بیت (اللہ) کا حج کریں، اس شخص کے ذمہ جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ (تعالیٰ) تمام جہانوں سے بے نیاز ہے (آل عمران)

ایک حدیث میں حضرت علیؓ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس مسلمان کے پاس اس قدر زاد راہ اور سواری کا (انتظام) ہو کہ وہ بیت اللہ تک پہنچ سکے پھر بھی وہ حج نہ کرے، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ (اللہ تعالیٰ) کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے (مہینہ میں) روزے رکھنا، اور جو اس کی استطاعت رکھتا ہو اس کو حج کرنا۔"

حج کرنے کی تاکید اور اس کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "حج مبرور کا جنت سے کم کوئی بدلہ نہیں۔" ایک دوسری حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے اللہ کے لئے حج کیا، اور بیہودگی و بدکلامی اور فسق و فجور سے اپنے کو محفوظ رکھا، تو وہ ایسا ہو جائے گا جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "حج اور عمرہ کے درمیان متابعت کرو اس لئے کہ یہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے یا سونے چاندی کے میل کو صاف کرتی ہے۔ اور حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم کوئی چیز نہیں۔ اور جب مومن احرام میں ہوتا ہے تو آفتاب کے غروب ہونے کے ساتھ اس کے تمام گناہ بھی زائل ہو جاتے ہیں۔" کچھ صحابہؓ نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا کہ "اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان" پھر عرض کیا گیا کہ اس کے بعد کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد۔ پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل تو آپ نے فرمایا "حج مبرور" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جو کام جتنا اہم ہوتا ہے اس کے آداب کی رعایت رکھنا بھی اتنا ہی اہم اور ضروری ہوتا ہے۔ حج ایسی عبادت کے آداب دوسری تمام عبادات سے مختلف اور الگ ہے۔ اس سلسلہ میں مستقل تصانیف ہیں اور علماء نے حج کے آداب اور اس کے مختلف ارکان کی حکمتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کچھ علماء نے تحریر کیا ہے کہ جب سفر حج کا ارادہ ہو تو پہلے مسنون طریقہ کے مطابق استخارہ کرنا چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو۔ جامع المناسک الثلاثہ" از علامہ شیخ احمد بن محمد منقور التمیمی

(م ۱۲۲۵ھ، بیروت ۱۴۲۳ھ ص ۲)

استخارہ کا مسنون طریقہ اور دعا کتابوں میں درج ہے جب حج کا قوی عزم ہو جائے تو اللہ کی طرف رجوع کرے اور اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کرے۔ (ملاحظہ ہو جامع المناسک الثلاثہ از علامہ شیخ احمد بن محمد منقور التمیمی (م ۱۱۲۵ھ) بیروت ۱۴۲۳ھ ص ۳)

اور پھر اخلاص اور خالصۃً لوجہ اللہ سفر شروع کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "انما الاعمال بالنیات وانما لکل امریٔ مانوی" (صحیح بخاری و مسلم) یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ اور جو شخص جس طرح کی نیت کرتا ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ (اسی کے مطابق) معاملہ کیا جاتا ہے حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے ان لوگوں کا نان نفقہ جن کا اس کے ذمہ واجب ہے اتنے عرصہ کے لئے فراہم کر کے جانا ضروری ہے جتنا عرصہ سفر میں گزرے۔ اس کے بعد اگر ہو سکے تو فقراء و مساکین کو کچھ صدقہ خیرات ادا کرنا بھی بعض اہل اللہ کا دستور رہا ہے۔

سفر کے دوران حسن خلق کا مظاہرہ کرنا، تکالیف پر صبر کرنا، غیبت، دوسری برائیوں اور گناہوں سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ نیز دوران سفر اللہ کے ذکر کا اہتمام، تلاوت قرآن اور نوافل کا اہتمام بھی حتی الوسع کرنا چاہیئے۔ علماء نے لکھا ہے کہ جمعرات کے دن یا پیر (دوشنبہ) کے دن سفر شروع کرنا مستحب ہے۔ سفر شروع کرنے سے قبل گھر پہ دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور دعائے سفر پڑھے۔ سفر کی مسنون دعائیں احادیث کی کتابوں میں وارد ہوئی ہیں۔ ایک مشہور دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا دِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَوَلَدِيْ وَمَالِيْ وَدِيْعَةٌ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَلٰكِنْ خَرَجْتُ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَللّٰهُمَّ

اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْہَلَ اَوْ یُجْہَلَ عَلَیَّ

گھر کے اہل و عیال و دوسرے اقارب و دوست و احباب سے سفر سے قبل یہ دعائیہ الفاظ کہنا بھی مسنون ہے "نَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ۔"

مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جس میں اللہ کا پاک گھر واقع ہے۔ اس کی حیثیت خالق کائنات، رب السموات والارض نے دنیا کے اندر ایک پاک اور متبرک شہر کی بنائی ہے۔ اور اس کو قرآن نے "بلد الامین" جیسے لقب سے پکارا ہے چنانچہ اس مبارک شہر میں داخلے کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ احرام باندھ کر اس میں حاضری دی جائے احرام باندھنے کے لئے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ فاصلے پر مختلف مقامات مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن کو مواقیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مواقیت (جس کا واحد میقات ہے) کے تعین سے حاجی میں ایک ولولہ، جذبہ شوق و ذوق اور فکری و روحانی بیداری پیدا کرنا مقصود ہے تاکہ ہر اس شخص کو جو کہ مکہ مکرمہ حاضری دینے جا رہا ہو۔ اس کا احساس ہو جائے کہ وہ تمام عالموں کے پروردگار کے حضور میں سجدہ ریز ہونے اور اس کے احکامات کی تعمیل کے لئے حاضر ہونے جا رہا ہے۔ مواقیت کے مقرر کئے جانے کی حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر کرتے ہیں۔

"مواقیت کے اندر اصل یہ ہے کہ چونکہ مکہ میں ایسی حالت میں آنا مطلوب تھا کہ پراگندہ بال ہو آشفتہ حال ہو۔ اور نفس ذلت کی حالت میں ہو اور لوگوں کو اس بات کا حکم کرنے کہ وہ اپنے اپنے شہروں سے احرام باندھ کر آیا کریں بڑی دقت کی بات تھی جو کہ ظاہر ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض شہر مکہ سے ایک ماہ کی مسافت پر اور بعض دو ماہ ... مسافت پر واقع ہیں تو ضروری ہوا کہ مکہ کے چاروں طرف چند معلوم مقامات خاص کئے جائیں جہاں سے لوگ احرام باندھا کریں اور ان مقامات کے بغیر احرام کے نہ گزریں اور ضروری ہے کہ یہ مقامات ظاہر اور مشہور ہوں۔ اور ان کو ہر شخص جانتا ہو اور اہل آفاق وہاں سے گزرتے ہوں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق فرما کر ان مقامات کا حکم فرمایا۔"

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۸۹ ۔ نیز ایضاً ۱۸۲)

حاجی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ میقات سے بغیر احرام باندھے نہ گزرے یعنی میقات آنے سے قبل احرام باندھنا ضروری ہے جو لوگ ہوائی جہاز سے سفر حج کرتے ہیں اور جن کو یہ قوی اندیشہ ہوتا ہے کہ مقام میقات کے آنے کی اطلاع ان کو نہ مل پائے گی۔ ان کو چاہئے کہ وہ ہوائی جہاز پر احرام باندھ کر ہی سوار ہوں بہرحال ہر حاجی کے لئے ضروری ہے کہ وہ میقات سے گزرنے سے قبل ہی احرام باندھ لے۔ چونکہ اس تقریر کا موضوع مسائل حج بیان کرنا نہیں لہٰذا احرام کے مسائل سے اعراض کرتے ہوئے اس کی حکمت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے الفاظ میں تحریر کی جاتی ہے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

"واضح ہو کہ حج و عمرہ میں احرام باندھنا ایسا ہے جیسا کہ نماز میں تکبیر کہنا، احرام کے اندر اخلاص و تعظیم کی صورت اور ایک ظاہری فعل کے ساتھ حج کے ارادہ کا انضباط پایا جاتا ہے اور اس میں لذت کی چیزوں کے ترک کرنے کے سبب سے اور عادات مالوفہ اور ہر قسم کی زینت کی باتیں ترک کرنے کے سبب سے نفس خدا تعالیٰ کے سامنے ذلیل اور متواضع بن جاتا ہے۔"

احرام کے ساتھ ساتھ تلبیہ کہنے کا مقصد بھی حاجی کے اندر ذوق و شوق، ولولہ اور ایمان و محبت کی کیفیات پیدا کرنا ہے "تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں کہ

لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔

"میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، اے وہ ذات جس کا کوئی شریک نہیں ہے حاضر ہوں میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریفیں اور ہر قسم کی نعمتیں اور تمام مملکت صرف تیرے لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔"

عارف جیولرز
ARFI JEWELLERS
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY
ممتاز زیورات ۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman.
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

فتنوں کا ظہور اور علماء دیوبند کا دفاع

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

جیسا کہ یہ روایت زبان زد عوام ہے کہ قوم عاد قوم ثمود قوم لوط اور دیگر اقوام امم سابقہ میں جس نوعیت کے عذاب نازل ہوئے اس نوعیت سے عاری امت محمدیہ میں عذاب فتنوں کی صورت میں نمودار ہوں گے اور پھر ان فتنوں کی نوعیت کی وضاحت بھی خود پیغمبر اسلام خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پیاری زبان سے فرما دی ہے کہ کوئی ایسا چھوٹا یا بڑا فتنہ ظہور میں نہیں آیا جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کردی ہو چنانچہ حدیث مبارکہ میں خصوصاً "باب الفتن" میں فتنوں کی تفاصیل موجود ہیں ان احادیث میں ایک حدیث کے ذریعہ بایں الفاظ خبردار کیا گیا ہے

کہ نیک اعمال میں غفلت نہ کرو اچھے اعمال کو اپنی زندگی کی غذا بناؤ اس لیے کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہونے والا ہے جیسے رات کے بعض حصے شدید اندھیرے کی لپیٹ میں آجاتے ہیں اور نظر کچھ نہیں آتا ایسے ہی عنقریب فتنوں کے اندھیرے پھیلیں گے یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا او کما قال النبی یعنی صبح کو اگر آدمی ایمان سے ہوگا تو شام کو ایمان سے محروم ہوگا اور اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح تک کفر کے اندھیرے میں چلا جائے گا۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ) غور فرمائیے رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جذبہ خیر خواہی سے کیسے زوردار لفظوں میں ایمان کی حفاظت کی تاکید فرمائی ہے۔

جیسا کہ ہر درد مند مسلمان جانتا ہے کہ فتنوں کے آغاز کی تاریخ تو شیطان کے اس فعل سے شروع ہو جاتی ہے جب اس لعین و مردود نے دانہ گندم کی خاصیت معلوم ہونے کے بعد دھوکہ اور فریب سے عالم کائنات کے سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہو گیا۔

معارف حدیث میں فتنے کا مفہوم اس طرح پیش کیا گیا ہے۔ کلام پاک میں لفظ فتنہ متعدد مقامات پر استعمال ہوا ہے بہت ساری چیزوں کو مختلف پہلوؤں سے فتنہ قرار دیا گیا ہے۔

لغت کی اہم ترین کتاب "لسان العرب" کی رو سے "فتنہ" کے معنے آزمانے اور پرکھنے کے بھی آئے ہیں اس لیے ہر وہ چیز جو انسان کی عقل اور اس کی آزمائش کے لیے وجہ امتحان ہو وہ فتنہ ہے" دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ تمام چیزیں جو انسان کی عقل و ضمیر اور اس کے عزائم و استقامت میں ضعف کا باعث ہوں اور جن کی بنا پر حق و صداقت کی راہ پر قائم رہنا دشوار ہو جائے وہ فتنہ ہے اس معنی کے اعتبار سے مال و دولت بھی فتنہ ہے کیونکہ اس کی فراوانی میں کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا عقلی توازن برقرار رہتا ہے۔ اور فقر و فاقہ بھی فتنہ ہے اس لیے اس سے دوچار ہونے کی صورت میں بہت کم ایسے نکلتے ہیں کہ راہ حق میں جن کا قدم استوار رہتا ہے اور وہ خداوند قدوس کی مرضی پر صابر و شاکر رہتے ہیں اولاد بھی فتنہ ہے کیونکہ اس کے آرام و راحت کیلئے انسان جائز و ناجائز کی حدود کو توڑ دیتا ہے بیوی بھی فتنہ ہے کہ اس کی محبت بسا اوقات صحیح نصب العین سے انحراف کا باعث ہوتی ہے اور کسی صحیح مسلک اور عقیدہ سے پھیرنے کے لیے جبر و تشدد برتنا بھی فتنہ ہے کیونکہ اس میں اہل حق کی حق پرستی اور عزیمت کھلا ہوا امتحان ہے مگر ان فتنوں کو جزوی حیثیت سے فتنہ قرار دیا گیا ہے اس لیے کہ بعض کے حق میں تو یہ فتنے یعنی آزمائش کی بجائے رحمت بھی ثابت ہوتے ہیں

ہاں دین اسلام پر فتنوں کا ہجوم جس سے اسلام کی ہیئت کذائی کو بدل کر اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق بنا دیا جائے یا اسلام کے کسی جز کا انکار کر دیا جائے جیسا کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور خلافت کی ابتدا میں مسیلمہ کذاب علیہ ما علیہ کا فتنہ پھیلا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارہ سو (۱۲۰۰) صحابہ کرامؓ (جن میں ۷۰۰ حافظ قرآن تھے) کو شہید کروا کر ختم نبوت کے بہت بڑے فتنہ کو کچل کر رکھ دیا اس کے بعد کئی فتنے پھیلے اور اہل حق نے اپنی جان کی بازی لگا کر اسلام کا دفاع کیا جن کا طومار تاریخ میں ہر طالب بخوبی جانتا ہے۔

اسی طرح متحدہ ہندوستان میں انگریزوں کے آنے کے بعد عیسائیت اور مرزائیت کی وبا پھیلی اور بہت بری طرح پھیلی ان کو حکومت سامراج کی پوری حمایت حاصل تھی پھر اس منحوس دور میں کئی فتنے پھیلے انگریز سامراج نے ہر فتنے کے بانی کو تحفظ فراہم کیا جب عیسائیوں نے اپنی حکومت کے زعم میں اہل اسلام کو تنگ کر دیا تو شاہ جہان پور میں اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر ایک مناظرہ ہوا جس میں عیسائیوں کی طرف سے لاٹ پادری اور مسلمانوں کی طرف سے بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ، کا مناظرہ ہوا جس میں لاٹ پادری کو شکست فاش ہوئی اس کے علاوہ رڑکی وغیرہ کے مناظروں میں بھی حضرت بانی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا کام کیا اس سلسلہ میں حضرت ممدوح قدس سرہ کی ایک مستقل کتاب موسوم بہ "قبلہ نما" موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری علیہ الرحمہ نے حضرت الشیخ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ کے حسب الحکم بہاولپور میں

سبائیوں کے ساتھ مناظرہ کیا جس میں منکرین صحابہ کرامؓ بری طرح ناکام ہوئے اور آپ کو رئیس المناظرین کہا جانے لگا اسی طرح حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی مدیر ماہنامہ الفرقان لکھنؤ نے مناظرہ کے میدان میں کمال حاصل کیا نیز دارالعلوم دیوبند کے ایک باکمال بزرگ حضرت مولانا احمد حسن نور اللہ مرقدہٗ جو نسبتاً سادات حسینیہ سے تھے اور حجۃ الاسلام الشیخ نانوتویؒ سے ہونہار شاگرد رشید تھے آپ میں تحریر و تقریر کا رنگ اپنے استاد محترمؒ کا غالب تھا اپنے کمال قاسمی کی صحیح جانشینی کی اپنے مناظروں میں بھی قاسمی رنگ دکھایا تذکرہ مشائخ دیوبند میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ آریوں کے ساتھ مناظرہ ہوا اس میں حضرت محدث امروہیؒ نے وکالت فرمائی اور ایسی زوردار تقریر فرمائی کہ آریوں کے چھکے چھوٹ گئے حضرت محدث امروہیؒ نے اپنی تقریر کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ بس یوں محسوس ہوتا تھا کہ استاد محترمؒ (بانی دارالعلوم دیوبند) پاس کھڑے ہیں اور وہ جو بتلاتے ہیں وہی کچھ میں بول رہا ہوں جب وقت ختم ہوا تو اس کی اطلاع دی گئی تب معلوم ہوا کہ تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے اس مناظرہ کی روداد جناب ابراہیم صاحب ذوقؔ نے اپنے قطعہ میں یوں بیان کی ہے

تیغ زبان حضرت احمد حسن نے کیا
مضمون آبدار کا جوہر دکھا دیا
ایسی لگائی مہر مخالف کے منہ تھے بند
کیا ہی نگینہ پہ یہ نگینہ جما دیا
کانوں سے جو سنتے وہ مضامین تھے عجیب
آنکھوں سے علم قاسمی سب کو دکھا دیا
مشتاق تھے جو حضرت قاسم کی دید کے
گویا جمال قاسمی ان کو دکھا دیا

(از رسالہ دارالعلوم دیوبند)

اسی طرح رد قادیانیت میں امام العصر محدث اعظم حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ اور حضرت محدث امروہیؒ نے جو کارنامے نمایاں انجام دیئے ہیں اور ان مرتدین کی ایسی سرکوبی کی ہے کہ اب مرزائی ایک بدترین گالی بن گیا ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی ملعون کا زمانہ اور حضرت محدث امروہی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ ایک ہی ہے اس لیے اس دجال کو مباہلہ و مناظرہ کی دعوت دی تھی اس سلسلہ میں آپ نے مرزا جی علیہ ما علیہ کو ایک خط بھی لکھا چنانچہ رامپور میں نواب حامد علی خان کی زیر صدارت قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ ہوا اور قادیانیوں کی بری طرح شکست فاش ہوئی اور قادیانی سب کے سب پاؤں سر پر رکھ کر بھاگ نکلے رد قادیانیت میں آپ کی ایک عربی تقریر کا اردو ترجمہ پر مشتمل اقتباس مشائخ دیوبند صفحہ ۳۵ سے حاضر خدمت ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں کی طرف اٹھا لیا اور آپ کو قتل و صلیب سے بچا لیا آپؑ قرب قیامت میں خروج دجال کے بعد دمشق کی جانب مشرقی منارہ کے نزدیک اتریں گے آپؑ دو زرد چادروں میں لپٹے ہوں گے آپؑ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا گویا ابھی ابھی آپؑ غسل خانہ سے غسل کر کے برآمد ہو رہے ہیں آپؑ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کر دیں گے دجال اکبر آپ کے ہاتھ سے قتل ہو گا حتیٰ کہ آپ کے سانس سے کافر مر جائیں گے جہاں تک بھی آپ کی نظر جائے گی باطل ختم ہو جائے گا یہ باتیں حق ہیں اس میں باطل کو راہ نہیں کتاب اللہ اور حضرت خاتم النبیینﷺ صادق و مصدوق کے فرمودات سے یہی ثابت ہے جو بے وقوف یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح ابن مریمؑ فوت ہو گئے ہیں اور وہ خود نعوذ باللہ مسیح موعود ہے اس نے اللہ اور اللہ کے رسول سے بغاوت کی اس نے کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہﷺ کی نصوص قطعیہ ظاہرہ کی تکذیب کی ہے اعراض کیا اور امر ثابت کی مخالفت کی مرزائی جھوٹ بولتے ہیں یہ مرتد نزول عیسیٰؑ کے منکر ہیں عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے قول کو باطل کر کے دکھائے گا۔ حق کی فتح ہو گی اللہ تعالیٰ بہترین کارساز ہیں۔

اے مسلمانو! حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیو تم اس گمراہ سے بچتے رہو ان کے میل ملاپ سے بہت سختی سے پرہیز کرو اس لیے کہ یہ اس امت کا دجال ہے (دارالعلوم ۷۳ ص)

اس کے بعد علماء دیوبند نے فرق باطلہ کے استیصال کے لیے مورچے سنبھال لیے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نور اللہ مرقدہٗ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی علیہ رحمۃ اور دیوبند نے ہزاروں مناظر پیدا کئے جو پورے برّاعظم ایشیا میں پھیل کر منکرین ختم نبوت کا ناطقہ بند کر رکھا ہے

اب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دیگر غیر ممالک کے علاوہ لندن (برطانیہ) میں بھی اپنا دفتر قائم کر دیا ہے ہر سال اپنا اجتماع کرتے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین ختم نبوت نے مرزائیت کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر ملک میں ان کا تعاقب کرنے کا پختہ عزم کر رکھا ہے جو کہ مرزائیت کے لیے موت کا پیغام ہے۔

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے تعمیراتی سامان مثلاً سریہ، سیمنٹ، ماربل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لیے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دارالعلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ

فون نمبر ۷۶۵ مسجد کا اکاؤنٹ نمبر ۹۴۴

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سرزمین مکہ کے پرتبسم چہرے کو دیکھ کر کائنات عالم کے غمگین مرجھائے رخساروں پر سکون و راحت کی شادمانی سی آگئی۔ معصوم مسکراہٹ نے اظہار تشکر میں آنسوؤں کے نذرانے پیش کیے طویل غم کے بعد جب اچانک خوشی آجاتی ہے تو آنکھیں پرنم ہوکر عقیدت کا اظہار کیا کرتی ہیں۔ مکہ مکرمہ کے تقدس نے محسن کائنات سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا والہانہ استقبال کیا۔

کتنا عظیم پربہار وہ نورانی لمحہ تھا جب تاج کائنات نے زمین پر نزول اجلال فرمایا۔ اللہ کی مجروح مخلوق کے ظلم سے جھکے سروں پر شفقت و رحمت بھرا ہاتھ رکھا۔ کائنات عالم کا ہر سرافراز دلربائی حسن و جمال سرور و گداز اسی ایک لمحہ کی عظمت پر قربان ہوا جاتا تھا کیونکہ کائنات کو وجود اور تمام نعمتیں اسی وجود اقدس کے صدقے اللہ کریم نے مرحمت فرمائیں تھیں۔ جو ختم نبوت کی مہر اقدس لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ تقریباً چالیس سال بعد وحی الٰہی نازل ہونا شروع ہوئی۔ پھر اللہ کریم نے تمام مخلوق کو یہ اعلان سنا دیا گیا کہ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ آپ سے پہلے بھیجے ہوئے سابقہ قوانین منسوخ اب دنیا نے اور اس میں موجود رہنے والوں نے جو کام کرنا ہے وہ ہم اپنے محبوبؐ پر نازل فرمائیں گے۔ میرا محبوبؐ اپنی مرضی سے کچھ نہیں فرمائے گا۔ ہاں جو میں ان پر وحی بھیجوں گا۔ خبردار اب کائنات عالم کی زندگی میرے محبوبؐ کی اداؤں کی مرہون منت ہوگی۔ جو شخص ان کے مقدس فرمان سے روگردانی کرے گا چاہے وہ ہم سے مستعار زندگی کے سانس لے کر سو سال بھی دنیا میں مارا مارا پھرے وہ مردہ لاش کی مانند ہوگا۔ کائنات کی بقا اب میرے محبوبؐ کی اداؤں کی خوشبو سے زندگی معطر ہی تو زندگی بحال رہے گی۔ اور اگر اس مقدس خوشبو سے تمہارے دل و دماغ اور دامن خالی ہوگئے تو ہماری غیرت کو یہ گوارہ نہیں ہوگا اس گستاخی پر ہم کائنات عالم کی صف لپیٹ کر اپنی عدالت عالیہ میں جواب دہی کے لیے بلالیں گے

سابقہ کتب مقدس میں ردوبدل ہے۔ مگر محبوب خدا کی خوشخبریاں کسی نہ کسی صورت میں اب بھی موجود ہیں جبکہ قرآن کریم جس کی حفاظت کا ذمہ خود خالق نے لیا۔ اس میں محبوبؐ خدا کے بعد کسی نئے اور نبی کی تشریف آوری کی خبر نہیں ہے۔ اگر محبوب خدا کے بعد کسی اور نبی نے دنیا میں تشریف لانا ہوتا تو اس نبی کا ذکر اس فصیح و لاریب کتاب میں ضرور ہوتا۔ یہ بھی ایک مضبوط گواہی ہے۔ محبوبؐ خدا کے آخری نبیؐ ہونے کی قرآن مجید مبارکہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی آنے کی کوئی ایک بھی خبر نہیں۔

سابقہ کتب مقدس کی حفاظت کا ذمہ خالق کائنات نے نہیں لیا کیونکہ ان کتابوں کے بعد اور نبی اور کتابیں آنی تھیں لیکن قرآن شریف کے بعد نہ کسی نبی نے آنا تھا نہ ہی کتاب کا نزول ہونا تھا۔ اس لیے کہ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود خالق نے لیا۔ کیونکہ اب قیامت تک کے لیے اللہ کی مخلوق خاص کر انسان جن نے اس سے رہنمائی حاصل کرنی ہے۔

سابقہ انبیاء کرام نے بذریعہ وحی یہ بشارتیں دیں کہ لوگو ہمارے بعد ایک عظیم نبی بھی دنیا میں تشریف لائیں گے ہمارے بعد ان کی پیروی کرنا، ان کا ساتھ دینا، سابقہ کتابوں میں محبوبؐ خدا کی آمد کی نشانیاں بھی موجود ہیں۔ صاف و شفاف اشارے ملتے ہیں مگر قرآن کریم جو آخری کتاب اللہ ہے اس میں کسی اور نبی کی ولادت و نبوت کا ذکر قطعاً نہیں ملتا۔ کیونکہ اب نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ اور قرآن کریم میں نئے نبی کے ذکر کا نہ ہونا بھی قرآن کریم کی سچائی کی دلیل عظیم ہے۔

جھوٹے دعووں سے ذلت کے سوا کچھ نہیں ملتا ان گندی چالوں سے اپنا ہی جھوٹ عیاں ہوتا ہے۔ اور جھوٹے کذابوں و دجالوں پر خدا کی لعنت ہے سابقہ کتب مقدسہ اور موجودہ قرآن کریم (جو نزول سے لے کر اب تک اور تاقیامت تک اللہ کی حفاظت میں محفوظ ہی رہے گی) اور تاریخ و دجال کی تحریروں کے مطابق جھوٹی خدائی کے دعویداروں نے خدائی کے جھوٹے دعوے تو کیے مگر نبوت کا جھوٹا دعویٰ وہ بھی نہ کرسکے بلکہ ان جھوٹے دعویداروں کو یہ جرأت بھی نہیں ہوئی کہ انہوں نے یہ کہا ہو کہ ہم نے فلاں شخص کو نبی بنایا ہے نہ ہی کسی کتاب میں یہ لکھا ہوا ملتا ہے کہ لات و عزیٰ و دیگر تین سو ساٹھ بتوں کا فروں نے جھوٹے پتھروں سے تراشے ساکت خداؤں نے کہا ہو کہ ہم نے فلاں کو نبی بنایا فلاں کو نبوت دی۔ یہ فقط بھی تاریخ عالم کے وسیع دامن پر سنہرے حروف سے لکھا گیا کہ نبی برحق کو برحق خدا ہی مبعوث فرما سکتا ہے۔ کسی جھوٹے خدائی دعویدار کو یہ جرأت اب تک بھی نہیں کیونکہ خدائی کے جھوٹے دعویداروں کو بھی اس کا پتہ ہے کہ نبوت ریاضت و عبادت سے نہیں بلکہ خدا کی اپنی مرضی اور رحمت سے ملتی ہے۔ رحمت خداوندی کا نبوت عظیم تحفہ ہے جسے چاہے جس کو عطا فرمائے اور وہ سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ اب کسی نے نہ آنا نہ ہی اس کی گنجائش۔

جنگ بدر میں جب تین سو تیرا افراد کی مقدس جماعت ہزاروں کافروں کے سامنے تیار کھڑی تھی اس وقت محبوبؐ خدا نے دعا فرمائی۔ اے اللہ تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے پورا فرما۔ اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ختم ہوگئی تو روئے زمین پر کوئی تیرا نام لینے والا نہیں ہوگا۔

نکتہ: کیونکہ آپؐ کو پتہ تھا کہ خداوند قدوس نے مجھے آخری نبی بنایا قرآن کریم کو آخری کتاب اور میری اُمت کو آخری اُمت بنایا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر یہ تمام جماعت آج کافروں سے لڑتی لڑتی شہید ہوگئی میری نبوت کے وارث تو اب علماء ہوں گے۔ میرے فرامین ان تک کون پہنچائے گا۔ توحید

کاڈھکا قیامت کیسے بچے گا. کوئی نیا نبی تو اب آنا نہیں کیونکہ میں آخری نبی ہوں.

اگر محبوبؐ خدا کے بعد کوئی نیا نبی دنیا میں آنا ہوتا تو نبوت کے وارث علماء کو نہیں کیا جاسکتا تھا جب کہ محبوبؐ آقا نے فرمایا کہ میری نبوت کے وارث میری اُمت کے علماء ہیں محبوبؐ آقا نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی پیروی کرنا اگر آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آنا تب ہی تو صحابہؓ کی پیروی کرنے کی تلقین فرمائی. نئے نبی کی آمد کی خبر ہوتی تو آپؐ ان کی پیروی کرنے کو فرماتے. بلکہ آپؐ نے فرمایا، خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا. میرے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا کذاب و دجال ہوگا. خبردار رہنا، میرے بعد کئی جھوٹے کذاب دجال جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے ان کی چالوں میں نہ آنا.

اب ذرا غور فرمائیں عدالتِ خداوندی کے انصاف کے سامنے محبوبؐ خدا کے بعد جس بدبخت نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا وہ اپنی ہی عقل کے پھندوں میں پھنس کر بھی بے عقل ہی رہا کتنے جھوٹے دعویدار ہوئے. تمام کے حالات و واقعات نے پڑھکر باشعور انسان ان سے واقف ہوکر ان دجالوں کذابوں کو نبی تو درکنار سچا انسان بھی نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی متضاد دعوے یا تحریریں بھی ان کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں.

تو اریخ عالم کے تمام اوراق الٹ کر دیکھو کسی بھی برحق نبی نے یہ دعوے نہیں کیے کہ اب میں ولی بن گیا ہوں. اب غوث قطب اب مجدد اور اب کہیں جاکر مجھے نبوت ملی. مگر جھوٹے کذابوں دجالوں نے یہی عیارانہ چالیں چلیں. کبھی کچھ بنے، کچھ کے کچھ بنے اور بعض بدبختوں کا تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا بنے ان کا دعویٰ کیا تھا. وہ انسان تھے، حیوان تھے، مرد تھے عورت تھے ان کی متضاد تحریروں نے ان کو الو کے پٹھے بنا دیا جو عارغ میں خلل آیا اس کا پرچار کر کے جھوٹ کی بدبو پھیلائی. اور خداوند کریم کی پاک غیرت نے ان بے ایمان کمینوں پر ان کی ہی زبان سے ان پر لعنت بھجوائی. جھوٹا اپنی ہی زبان سے اپنے چہرے پر چھاہی مل کر خود ذلیل خوار ہوتا ہے. زمانہ قریب ہی کے ایک دجال

کذاب کا ذلت آمیز اور عبرت ناک انجام دیکھو. کبھی کچھ بن گیا کبھی کچھ بن گیا. آخر انسانوں کی جائے عار بن کر اپنی ہی ٹٹی میں مخلوط زن ہو اور بھنگی روزخ کا ایندھن بن گیا.

ملعون کالا ناگ ہے

امام بیہقی شعب الایمان میں عبدالحمید بن محمود سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے بیان کیا کہ ہم چند رفقاء حج کے لئے آئے، جب صفاحؒ پہنچے تو ہمارے ایک رفیق کا انتقال ہوگیا، ہم نے اسے دفن کرنے کے واسطے قبر کھودی، تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک کالا ناگ ہے جس نے پوری لحد گھیر رکھی ہے، ہم نے ایک اور جگہ قبر کھودی اس میں بھی کالا ناگ تھا، تیسری کھودی اس میں بھی وہی کالا ناگ دیکھا، ہم اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آپؓ کے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں کہ اس کا کیا کیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خود اسی کا اپنا عمل ہے جو وہ کیا کرتا تھا، جاؤ! اسے ان ہی میں سے کسی قبر میں دفن کر دو، خدا کی قسم! اگر تم اس کی خاطر ساری زمین بھی کھود ڈالو، تب بھی وہ کالا ناگ تمہیں بہرحال ملے گا۔ چنانچہ اس شخص کو ہم نے ان میں سے ایک قبر میں ڈال دیا، جب ہم سفر حج سے واپس ہوئے تو ہم نے اس کی بیوی سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔۔۔ اس نے بتایا کہ وہ گیہوں کی تجارت کیا کرتا تھا اس میں گھر کی ضرورت کے لئے نکال لیتا اور اتنی مقدار جو ملا دیتا تھا اس کا یہی عمل "کالے ناگ" کی شکل میں ظاہر ہوا۔

(الدرمنثور، حیوٰۃ الحیوان ج۱ ص۲۳)

بقیہ: امیر شریعت

جب جیل قریب آئی تو ساتھ آنیوالی پولیس پارٹی کے مسلمان آفیسر نے نظر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھا جسم مبارک پہلے ہی شل اور زنجیروں کی رگڑ لگنے کے سبب ہاتھوں اور پاؤں سے خون جاری ہوتا دیکھ کر وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا!

شاہ جی خدا کے واسطے بددعا نہ کر دینا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے. ملازمت کی وجہ سے میں مجبور تھا.

تو امیر شریعت نے مسکرا کر اسے جواب دیا کہ!

"میں تمہارے لئے کیوں بددعا کروں؟ مجھے تو حضرت حسینؓ کی سنت پوری کرنے کا مزہ ہی آج آیا ہے۔"

پردہ یا قید

روسروں سے علیحدہ ہو جانا یا چھپ جانا پردہ یا قید کہلاتا ہے. پاخانہ میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے مطالبہ کر دیا کہ "اسے اس قید سے آزاد کیا جائے" اس شخص کو سمجھایا گیا کہ تو تو قید میں نہیں بلکہ پردہ میں ہے، کیونکہ پاخانہ میں یہ علیحدگی یا چھپ جانا اگرچہ حبس ہے، لیکن موافق طبیعت ہے. اور قید اور حبس خلاف طبیعت کو کہتے ہیں. پس ثابت ہوا کہ عورت کا خود کو چھپا لینا حبس خلاف طبیعت نہیں بلکہ موافق طبیعت ہے. البتہ عورت کا بے پردہ ہو کر باہر نکل جانا خلاف طبیعت ہے، جسے قید کہہ سکتے ہیں۔

مرسلہ: سعید الرحمٰن ثاقب۔ ترمن

امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

جنگ آزادی کے بے خوف مجاہد

برصغیر پاک و ہند سے سامراج کے انخلاء اور اس کے اقتدار کے زمین بوس ہونے کے واقعات و حالات جب بھی کسی مجلس و محفل میں موضوع سخن بنیں اور اس ضمن میں اقلیم خطابت کے تاجدار جہاد آزادی کے عظیم سرخیل قائد احرار حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی مجاہدانہ زندگی اور سرفروشانہ کارہائے نمایاں کا تذکرہ نہ ہو تو یہ بات تاریخ آزادی سے کما حقہ آشنا نہ ہونے کی روشن دلیل ہوگی۔

آزادی حریت کا وہ نکر کا پیکر جمیل الاسلام کا یہ بے تیغ سپاہی ۱۹۱۹ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک ہندوستان کے ہر صوبہ ہر شہر اور ہر بستی میں روتا رلاتا ہنستا ہنساتا، اور گرجتا برستا رہا۔ شاید ہی کوئی گلی اور قریہ ایسا ہو جس کی فضاؤں میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی روانی ایک پوشیدہ قوت بن کر جاگزیں نہ ہو۔ یہی وہ مرد قلندر تھا جس کی دلنشین و شعلہ بار خطابت نے فرنگی حکمرانوں کے ظلم و ستم کی چکی میں پستے ہوئے محکوم عوام کے منجمد لہو کو گرما کر جذبہ آزادی کو شعلہ جوالہ بنا دیا

ممتاز قومی شاعر حفیظ جالندھری نے امیر شریعت پر کس قدر جامع تبصرہ کیا تھا کہ!

(دور اول کے مجاہدین اسلام کے گروہ
میں سے ایک سپاہی بھول کر اس زمانہ میں
آنکلا ہے وہی سادگی مشقت پسندی کیسر
عمل اور اخلاص جوان میں تھا وہ سید
عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میں بھی ہے۔)

۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء میں فرنگی سرکار نے اپنی طاقت کے نشے میں بدمست ہو کر امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں نہتے مظلوم و معصوم مسلمانوں کو جس وحشت ناک طریقے سے گولیوں کا نشانہ بنایا تو ظلم و بربریت کے اس خونی واقعہ پر انسانیت و شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے دل میں بھی فرنگی اقتدار کے خلاف نفرت و حقارت کی سلگتی چنگاری بھڑک اٹھی اور پھر عزم و ثبات کا یہ کوہ بیکراں غیر ملکی حکمرانوں کے جاہ و جلال کو ملیا میٹ کرنے کے لیئے چمن زار سے نکل کر ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر پوری قوت ایمانی سے علم بغاوت میدان عمل میں لے کر آیا۔ آپ کی آواز اس قدر گرجدار اور زبان اتنی شیریں تھی کہ لاکھوں کا مجمع پوری پوری رات ساکت و جامد بیٹھا آپ کی دلنشین تقریر سماعت کرتا رہتا تھا۔ یہ آپ ہی کی خطابت کا کمال تھا کہ انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو منٹ میں رُلا دیتے۔

خداوند قدوس نے امیر شریعت کو جو جوہر خطابت لحن داؤدی قدرت علی الکلام اور حسن و بیان کی وہ دولت عطاء فرمائی تھی کہ جس کے سامنے اس صدی کے بڑے بڑے نامور اور چوٹی کے فصیح و بلیغ مقررین کی خطابت کے چراغ گل ہو جاتے تھے حاضر جوابی و برجستہ گوئی الفاظ کا حسین امتزاج مزاح و جلال طنز و تعریض اور اشعار و لطائف کا ایسا برمحل استعمال کرتے کہ یوں محسوس ہوتا گویا یہ اسی موقع کے لیئے کہے گئے تھے۔

فرنگی استعماریت کے خاتمے۔ ناموس تحفظ ختم نبوت، حکومت الٰہیہ کے نفاذ اور دین اسلام کی سربلندی و سرفرازی کی خاطر امیر شریعتؒ نے مجلس احرار اسلام کے نام سے ایک قافلہ حریت ترتیب دیا۔ یہ آپ ہی کا فیض کرم تھا کہ احرار جماعت نے چوہدری افضل حق، مولانا مظہر علی، شیخ حسام الدین، مولانا داؤد غزنوی، آغا شورش کاشمیری قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور ماسٹر تاج الدین انصاری جیسے شعلہ بیان خطیب اور سرفروش مجاہدین پیدا کیئے۔ جنھوں نے قوم کو فرنگی آقاؤں کی غلامی کے طوق سے نجات دلانے، ظلمت و استحصالی قوتوں کے خاتمے، عدل و انصاف کی بالادستی، فتنہ قادیانیت کی سرکوبی، اور حکومت الٰہیہ کے نفاذ کے لیئے اس راہ حق کا انتخاب کیا جس میں قید و بند کی صعوبتوں، مقدمات کی یلغار اور آزادی کے پروانوں کو جیلوں میں جسمانی طور پر دی جانے والی انسانیت سوز اذیتوں کے سوا کچھ نہ تھا لیکن قافلہ حریت و فکر کے یہ سربکف مجاہدین حضرات امیر شریعت کی ولولہ انگیز قیادت میں فرنگی سرکار کے بڑے سے بڑے مظالم کو خندہ پیشانی اور جانفشانی سے برداشت کرتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں رہ کر جرات و شجاعت، صبر و استقامت اور عزت و ثبات کے ایسے ناقابل فراموش اور روشن باب رقم کیئے جن پر ہماری ملی تاریخ فخر کرتی رہے گی۔ انسانی عظمتوں اور شرافتوں کے پیکر فرنگی ایوان میں زلزلے برپا کر دینے والے اس عظیم مرد مجاہد نے سربلندی اسلام اور امت مسلمہ کی فلاح و بہبود کے لیئے اپنے جسم و جان کے تمام تر توانائیاں وقف کر رہی تھیں۔ پوری زندگی جیل کی صعوبتیں اور ریل کی مشقتوں کی نذر کر دی۔

ایک مرتبہ آپ کو گرفتار کر کے ملتان لے جایا گیا تو اعلیٰ احکام نے مقامی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ اسٹیشن سے سنٹر جیل خانے تک قافلہ حریت کے اس بہادر سپہ سالار کو قیامت خیز گرمی میں پیدل پہنچایا جائے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں اور چلچلاتی دھوپ میں امیر شریعت مانند شیر منزل کی جانب رواں دواں ہیں۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

مسلمانوں کے جان مال کی حرمت

مسلمانوں کی عزت وعظمت اور ان کے جان ومال کی ایک دوسرے پر حرمت، نبوت کے آخری دربار عام (حجۃ الوداع) میں نہایت ہی بلیغ اور موثر انداز میں ذہن نشین کرائی گئی۔ چنانچہ منیٰ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد ہوا:

(ترجمہ) جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا: یہ حرمت والا شہر (بلد حرام) ہے۔ پھر پوچھا جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ حرمت والا مہینہ ہے (ماہ حرام) ہے۔ (پھر جب دن، مقام اور مہینہ کی عظمت وحرمت لوگوں کے اچھی طرح ذہن نشیں ہوگئی تو) فرمایا: اللہ نے تم پر تمہارے خون، مال اور آبروئیں اس حرمت والے شہر میں، اس حرمت والے مہینہ میں اس حرمت والے دن کی طرح حرام کردی ہیں۔ (صحیح بخاری ص۲۳۴ ج ۲)

نعت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

جب زباں پر محمدؐ کا نام آگیا ☆ دوستو زندگی کا پیام آگیا
آگیا انبیاء کا امام آگیا ☆ لے کے فیضان دار السلام آگیا
تیرے در پر جو خیر الانام آگیا ☆ اس کے ہاتھوں میں عرفان کا جام آگیا
پاگیا پاگیا حاصلِ زندگی ☆ در پہ آقا کے جس دم غلام آگیا
ظلم رخصت ہوا عدل قائم ہوا ☆ عشق کے ہاتھ میں انتظام آگیا
آپ کی مدح انسان کیا کرسکے ☆ عرش سے جب درود وسلام آگیا
دور ظلمت ہوئی دل منور ہوا ☆ جب مدینہ میں ماہ تمام آگیا
تیری برکت سے اے سیدالمرسلیں ☆ صبح روشن ہوئی کیف شام آگیا
میں جہاں نعتِ احمد سنانے لگا ☆ عاشقوں کا وہیں اژدہام آگیا

قلب روشن ہوا روح رقصاں ہوئی
لب پہ احمد کا شیریں کلام آگیا

مولانا محمد احمد پرتاب گڑھی۔ انڈیا

تسکینِ دل وجاں ہے ہر بات مدینے کی

تسکینِ دل وجاں ہے ہر بات مدینے کی ☆ ہم خاک نہ دیکھو چاہیں دن رات مدینے کی
فاراں کی فضاؤں میں رحمت کی گھٹائیں ہیں ☆ انوار تجلی ہے برسات مدینے کی
ہم کاش! بسر کرتے اک رات مدینے میں ☆ سَو راتوں سے افضل ہے اک رات مدینے کی
ہر گوشہ مدینے کا مسجود ملائک ہے ☆ ہے رفعت انسانی برکات مدینے کی
محبوب خدا در سے کچھ اپنے عطا کردے ☆ محروم تمنا کو خیرات مدینے کی
اے عاصیو یثرب سے دامان طلب بھر لو ☆ کام آئے گی محشر میں سوغات مدینے کی

یہ تیرا مظفر جو آلودۂ عصیاں ہے
کر اس کو عطا یارب برکات مدینے کی

مظفر ملانقوی

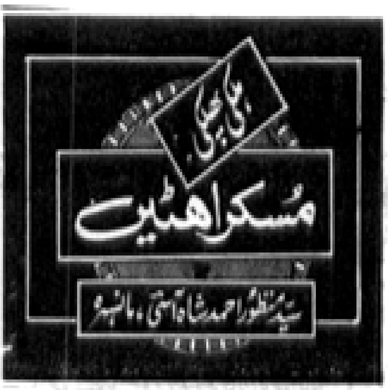

ایک دن حضرت بہلولؒ کو مجذوب سمجھ کر بچوں نے گھیر لیا کوئی پتھر مار رہا ہے کوئی کمال پیٹ رہا ہے کوئی ہنسی مذاق اڑا رہا ہے اور بچے پیچھے بھاگ رہے ہیں ایک گھر کا دروازہ کھلا تھا حضرت بہلولؒ اندر داخل ہو گئے۔ صاحب خانہ اندر موجود تھا جس نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور سیدھی مانگ نکال رکھی تھی اور بالوں کو یوں دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا جیسے دو سینگ ہوں حضرت بہلولؒ سے پوچھنے لگا آپ اندر کیوں داخل ہوئے تو حضرت بہلولؒ نے یہ آیت پڑھی۔

یاذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض۔ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت بہلولؒ پر بچوں نے حملہ کر دیا وہ بھاگتے بھاگتے ایک مکان میں گھس گئے اندر داخل ہو کر دروازہ کو اندر سے کنڈی لگا دی بچے باہر شور مچا رہے تھے دروازہ پیٹ رہے تھے صاحب خانہ نے حضرت بہلولؒ کو بٹھایا اور کھانا منگوایا حضرت بہلولؒ کھانا بھی کھا رہے ہیں ساتھ ساتھ یہ آیت بھی پڑھ رہے ہیں۔ فضرب بینھم بسور لہٗ باب۔ باطنہٗ فیہ الرحمۃ وظاھرہٗ من قبلہ العذاب۔ یعنی ان فریقین میں ایک دیوار قائم کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ بھی ہوگا اس کے اندرونی جانب رحمت اور بیرونی جانب عذاب ہوگا۔

قاضی ابوالحسین بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ میری ایک چچازاد بہن تھی میں نے اس سے نکاح کر لیا۔ نکاح صرف میں نے اس کی دولت کی وجہ سے کیا تھا ورنہ وہ کوئی خاص خوبصورت نہ تھی اس کے علاوہ میں نے ایک شادی خفیہ طور پر کی ہوئی تھی اتفاقاً میری چچازاد کو میرے اس نکاح کا پتہ چل گیا تو مجھ سے ناراض ہو گئی۔ اور مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا کہ دوسری بیوی کو طلاق دے دو ترغیب میں تمہارے پاس آ سکتی ہوں ورنہ ہرگز تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی۔ اور معاملہ کچھ زیادہ ہی بگڑ گیا۔ میں دوسری بیوی کو طلاق دینا نہ چاہتا تھا کیونکہ دوسری بیوی خوبصورت تھی اور وفا شعار اور خیال کرنے والی تھی میری چچازاد نے جب زیادہ دباؤ ڈالا تو میں نے ایک ترکیب سوچی میں نے دوسری بیوی سے کہا تم اپنی کسی پڑوسن سے کوئی اعلیٰ قسم کا جوڑا عاریتاً لے لو اور اسے پہن کر خوب بن سنور کر اور سولہ سنگھار کر کے میرے چچا کی بیٹی یعنی میری پہلی بیوی کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے خوب روؤ پیٹو اور احساس کراؤ۔ جب وہ تمہارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرے اور نرم ہو جائے تو وہ تمہارا حال پوچھے گی اور رونے کا سبب پوچھے گی تو کہنا کہ میرے چچا کا ایک بیٹا ہے جس نے مجھ پر دوسرا نکاح کر لیا ہے تم اس سے کہنا کہ قاضی صاحب سے میری سفارش کرو میں اس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرنا چاہتی ہوں تاکہ قاضی صاحب میرے حق میں فیصلہ کر دیں۔ چنانچہ قاضی ابوالحسین بن عتبہ کی دوسری بیوی انکی پہلی بیوی جو قاضی صاحب کی چچازاد بہن بھی تھی اس کے پاس پہنچی اور رونا شروع کر دیا اور اس کو خوب دعائیں دیں قاضی صاحب کی پہلی بیوی نے کہا بہن اپنی بپتا سناؤ کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو اس نے کہا میرا چچازاد ہے جس نے میرے ساتھ شادی کی ہے۔ لیکن ایک دوسری سوکن بھی لے آیا ہے میں چاہتی ہوں کہ قاضی صاحب کی عدالت میں دعویٰ دائر کروں آپ میری سفارش کریں قاضی صاحب کی پہلی بیوی نے کہا بہن آپ کو کیا بتاؤں خود قاضی کا بھی یہی حال ہے اس نے بھی دوسری شادی کی ہوئی ہے بہرحال چلو میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں یہ دونوں قاضی صاحب کے دفتر میں پہنچیں اور قاضی صاحب کی چچازاد نے کہا کہ اس بدنصیب لڑکی کا حال بھی مجھ جیسا ہے اس کا حال سن اور انصاف کر۔ قاضی صاحب نے اس لڑکی سے پوچھا کیا معاملہ ہے اس نے کہا میرا چچازاد ہے جس نے میرے ساتھ شادی کی اور اب ایک میری سوکن بھی لے آیا ہے۔ قاضی ابوالحسین صاحب نے کہا کیا تو نے خود اس عورت کے ساتھ شوہر کو دیکھا ہے لڑکی نے کہا نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا اور اس کے مکان اور صورت سے بھی واقف نہیں ہوں قاضی صاحب نے کہا، اے لڑکی خدا سے ڈر اپنے خاوند پر کیوں شک کرتی اور لوگوں کی باتوں پر یقین رکھتی ہے لوگ تو ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں وہ حسد کرتے ہیں یہ میری بیوی ہے اس کے کانوں میں بھی ایسی باتیں لوگوں نے ڈالیں ہیں میں اس بیوی کے سامنے کہتا ہوں کہ اگر میری کوئی بیوی اس دروازے سے باہر ہو تو اس پر طلاق ہے یہ سنتے ہی قاضی صاحب کی پہلی بیوی اٹھی اور قاضی صاحب کی منت کی معافی مانگی اور ہاتھ جوڑے کہ میں نے خواہ مخواہ آپ کو پریشان کیا ہے۔ اور لوگوں کے کہنے میں آ کر میں نے یقین کر لیا حالانکہ یہ بات جھوٹ ہے دیکھئے کس خوبی سے قاضی صاحب نے اپنے آپ کو بچایا کیوں کہ وہ دونوں قاضی صاحب کی بیویاں تھیں اس وقت اس دروازے سے باہر قاضی ابوالحسن کی کوئی بیوی نہ تھی دونوں سامنے موجود تھیں! "کتاب الاذکیاء ابن جوزیؒ"

ایک اعرابی سے کسی نے پوچھا: تم کھاتے کیا ہو؟ اعرابی نے کہا "اونٹ"۔ پوچھا پیتے کیا ہو؟ کہا "اونٹ" = اوڑھتے کیا ہو؟ "اونٹ" = پہنتے کیا ہو؟ "اونٹ" = مکان کاہے کا بناتے ہو؟ "اونٹ" = جلاتے کیا ہو؟ "اونٹ" = سواری کیا ہے؟ "اونٹ" = سوال کرنے والے نے کہا عجیب آدمی ہو۔ ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے اونٹ اونٹ تمہارا کیا مطلب ہے؟ اعرابی نے کہا: ناراض نہ ہو جواب سن لو۔ اونٹ کا گوشت کھاتا ہوں، اونٹنی کا دودھ پیتا ہوں، اونٹ کے بالوں کے کپڑے پہنتا ہوں، انہی کو اوڑھتا ہوں، انہی کو بچھاتا ہوں، اونٹ کی کھال کا خیمہ بنا کر اس میں رہتا ہوں، اونٹ کی مینگنیاں جلاتا ہوں، اونٹ پر سواری کرتا ہوں، اونٹ ہی بیچتا ہوں، اونٹ ہی خریدتا ہوں، اونٹ ہی میری دنیا ہے اور اونٹ ہی میری زندگی ہے۔

ایک لڑکا امتحان میں فیل ہوا، گھر پہنچا تو باپ سے پوچھنے لگا: ابا جی! جب آپ فیل ہوئے تو دادا جان نے آپ کے ساتھ کیا کیا تھا؟ باپ نے کہا میری سخت پٹائی ہوئی تھی، لڑکے نے کہا: جب دادا جان فیل ہوئے تو پردادا جان نے کیا کیا تھا؟ باپ نے کہا ان کی ٹانگ توڑ دی تھی۔ بیٹے نے نہایت معصومیت سے کہا: ابا جان اگر آپ میرے ساتھ تعاون کریں تو یہ خاندانی غنڈہ گردی ہمیشہ کے لئے ختم کی جا سکتی

باقی صفحہ ۳۰ پر

گاہے گاہے باز خواں

مرزا محمود کی شاعری

مرسلہ: محمد ندیم طاہر رحیم یار خان

دنیا میں مختلف الخیال شاعر موجود ہیں۔ بعض کو قدرت نے شعری صلاحیتیں عطا کی ہوئی ہیں، بعض ایسے ہیں جو کسی ڈاکٹر یا حکیم کے کہنے پر بطور نسخہ شعر کہتے ہیں، اور بعض وہ ہیں جو کسی سے اشعار مستعار لیتے ہیں۔ شاعری کی ان تین اقسام میں سے پہلی قسم کے شعرا کثرت سے ہوئے ہیں۔ اور پھر ان میں بھی ان کا اپنا رنگ جدا ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً مرزا غالب، علامہ اقبال، حالی، ذوق۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں بھی فیض، ساحر، ندیم، قتیل، سیف، متین، اور احسان ہیں۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ پر خوب کہتے ہیں۔ لیکن ان سب کی شاعری قدرت کی طرف سے ودیعت کی ہوئی ہے۔ دوسری قسم کے شعراء ہیں اگرچہ اور بھی بہت سے شاعروں کے نام ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت صرف مرزا محمود کی شاعری زیر بحث ہے، اس لیے یہاں کسی دوسرے کا ذکر کرنا کچھ موزوں نہیں۔

مرزا محمود کی شاعری کیا ہے؟ حسن و عشق کی باتیں ہیں الفت و دلدادگی کے قصے ہیں، شعر کے رنگ میں مریدوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے قصے ہیں۔ الفضل ۲ر جنوری ۱۹۵۵ء میں ان کی ایک عدد غزل شائع ہوئی ہے، مرزا محمود نے اسے غزل قرار دیا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس میں غزل کا شعر ایک بھی نہیں ہے اور پھر فرماتے ہیں یہ غزل القائی ہے۔ اس غزل پر مرزا محمود نے جو نوٹ لکھا ہے اسے من و عن درج کرتے ہیں

"کچھ دن کی بات ہے۔ غالباً دن کے بارہ بجے ہوں گے میری آنکھ کھلی تو زبان پر یہ اشعار جاری تھے۔ گویا یہ غزل القائی ہے ہاں اتنا فرق ہے کہ پہلا شعر تو لفظ بلفظ یاد رہا اور باقی اشعار میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے بعض لفظ بھول گئے ہیں اور جاگنے پر خود اس کمی کو پورا کیا گیا اور دو تین شعر ایسے ہیں جو جاگنے پر سارے کے سارے بنائے گئے"

(مرزا محمود)

مرزا محمود لعنۃ اللہ علیہ نے ان اشعار کو غزل اور پھر القائی غزل قرار دیا ہے حالانکہ یہ نہ غزل ہے نہ نظم اور نہ ہی نثر ہے۔ نظم اس لیے نہیں کہ اول تو اس میں کوئی سطر بھی شعر نہیں اور دوسرا غزل اس لیے نہیں کہ غزل کے تمام اصولوں سے بالکل تہی دست ہے۔ نثر اس لیے نہیں کہ اگر کوئی تیسرے درجے کا نثر نگار بھی انہی خیالات کو نثر میں بیان کرنا چاہیے تو وہ کم از کم اتنے فضول اور گھٹیا قسم کے الفاظ کبھی بھی استعمال نہیں کرے گا۔

بہر حال جب مرزا محمود نے غزل کہتے ہیں تو ممکن یہ غزل ہی ہو۔ آئیے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

پہلا شعر ہے۔

لے خدا دل کو مرے مزرع تقویٰ کر دے
ہوں اگر بد بھی تو، تو مجھے اچھا کر دے

سبحان اللہ کتنا پیارا شعر ہے۔ گجرات کے حضرت استاد امام الدین نے جب قبر میں یہ شعر سنا ہوگا تو ان کی روح بھی تڑپ گئی ہوگی۔ پہلا مصرع اپنی جگہ پر خوب ہے لیکن دوسرے مصرع کا جواب نہیں۔

ہوں اگر بد بھی تو تو مجھے اچھا کر دے

اس مصرعے میں دو تین باتیں قابل غور ہیں اول یہ کہ خلیفہ صاحب ان کو اپنے بد ہونے کا احساس ہے اور وہ اپنے آپ کو اچھا بنانے کے آرزو مند؟ حالانکہ!

عمر تو ساری کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے

اور پھر بد اور اچھا کے الفاظ کا حسن تقابل صد تحسین ہے۔ اس مصرع میں "تو" "تو" کے الفاظ قابل غور ہیں جو مرزا محمود کا حصہ ہیں۔ مرزا محمود کا دوسرا شعر ملاحظہ ہو۔

اپنے ہاتھوں سے ہوئی ہے مری صحت برباد
میری بیماری کا اب آپ مداوا کر دیجے

مرزا محمود پر لوگ ہمیشہ کذب بیانی کا الزام عائد کرتے ہیں حالانکہ مرزا محمود پر ایسا الزام غلط ہے۔ کیونکہ وہ تو بڑے حق گو واقع ہوئے ہیں۔ اپنی بچپن کی غلط کاریوں جوانی کی لغزشوں اور بے راہ رویوں کو بزبان خود اقرار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تمام عمر خود اپنے ہاتھوں سے اپنی صحت برباد کی ہے۔ لیکن میری ان غلط کاریوں کی وجہ سے میری صحت کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کا کوئی تو مداوا ہونا چاہیے اور پھر فرماتے ہیں۔

میں تہی دست ہوں رکھتا نہیں کچھ پاس عمل
جو نہیں میرے پاس آپ مہیا کر دیجے

کس قدر صاف گوئی اور حق بیانی ہے وہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ میں عمل سے بالکل بے بہرہ ہوں کوئی ہے جو میری اس کمی کو پورا کر دے۔ ان کے

باقی صفحہ ۲۰ پر

محسن فراموش شاگرد

از ـ محمد سہیل صدیقی، کراچی

اسلام نے استاد کو بھی والدین کی طرح ایک مقام دیا ہے۔ اسلام نے والدین کی اطاعت، فرمانبرداری اور تعظیم کا جہاں حکم دیا ہے اسی طرح استاد کی بھی اطاعت، فرمانبرداری اور تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے چاہے وہ استاد مسلم ہو یا غیر مسلم اس کی قدر کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ بالخصوص جو استاد خالص دین کی تعلیم دیتا ہو اس کے لئے درجے کی تو بہت زیادہ اہمیت ہے جب ایک شاگرد اپنے استاد کا معترف ہو کر اس کی عزت کرے گا تو ہم ایسے ہی طالب علم کو وفادار شاگرد کہیں گے اب آیئے مرزا قادیانی کی طرف۔

مرزا قادیانی کو اس کا اعتراف ہے وہ لکھتا ہے

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا...... مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد ان سے پڑھے ۱۷-۱۸ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔

(کتاب البریہ ص۱۵۰)

فضل الٰہی سے قرآن شریف اور فضل احمد سے اخلاقی تعلیم اور گل علی شاہ سے صرف و نحو پڑھے۔ اسی وجہ سے مرزا قادیانی میں قابلیت اور علمیت ایسی پیدا ہوئی کہ بہت سی کتابوں کا مصنف بن گئے یہ دوسری بات ہے کہ اساتذہ کی ناحق شناسی کے باعث اس کی کج فہمی نے ایسا دھوکہ دیا کہ وہ اسلام اور کفر کے درمیان امتیاز نہ کر سکا بلکہ کفر کو بھی اسلام سمجھتا رہا۔ چونکہ مرزا قادیانی کو حضورؐ سے مشابہت کا دعویٰ کرنا تھا اسی لئے اس نے مذکورہ بالا بیان کے خلاف ذیل کی تحریر میں بلا سوچے سمجھے شدومد سے جھوٹا دعویٰ کر ڈالا ملاحظہ کیجئے مرزا لکھتا ہے کہ

۱ـ جو امام آخر الزمان اور خدا کی طرف سے مہدی ہو اور مامور ہیں کسی کا شاگرد نہ ہو اور نہ کسی کا مرید ہو اور تمام علوم و معارف خدا سے پانے والا ہو نہ علم دین میں کسی کا شاگرد ہو (رسالہ اربعین ص ۱۴)

۲ـ اسی لئے ضروری ہے کہ ظاہر ہونے والا آدمؑ کی طرح ظاہر ہو جس کا استاد و مرشد صرف خدا........ اس کا دین کے علوم میں کوئی استاد اور مرشد نہ ہو ...... مہدی کے مفہوم میں یہ معنی ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو (ص ۱۲،۱۳)

۳ـ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا (ایام الصلح ص ۱۴۷)

اب قارئین کرام ذرا انصاف فرمائیں کہ جس شخص نے بقول خود تین استادوں سے قرآن مجید، صرف و نحو اور دوسری چیزوں کا علم حاصل کیا چنانچہ کتاب البریہ میں اس کا صاف اعتراف کر چکے ہیں اور اب یہ دعویٰ کرنے لگے کہ میرا کوئی استاد نہیں بلکہ یہ کہتے ہے کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث کا ایک بھی سبق پڑھا ہو کہاں تک صحیح ہے کیا ایسے شخص کو ناحق شناس شاگرد کے زمرہ میں شمار نہیں کیا جائے گا فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مذکورہ دونوں اقتباسات میں تضاد پایا جاتا ہے اس لئے بہتر ہے کہ اس کے متعلق مرزا قادیانی کا جو فیصلہ ہے اسے بھی پڑھ لیں تو مرزائی حضرات کو ہمارے جوابات میں نکتہ چینی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور مرزائی حضرات اپنے خود ساختہ نبی کی تحریرات کو فیصلہ کے لئے مشعل راہ بنا لیں۔

۱ـ کسی عقلمند ...... صاف دل انسان کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا ہاں کوئی پاگل مجنون یا ایسا منافق ہو کر خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کے کلام میں بے شک تناقض ہو جاتا ہے (ست بچن ص۳۰ مرزا)

۲ـ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۴)

۳ـ جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۱۳)

کیا مرزائی حضرات کے لئے اس سے زیادہ اطمینان بخش فیصلہ کوئی ہو سکتا ہے۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

کلمہ گو کا صحیح مطلب

مولانا تقی عثمانی صاحب

مغربی افکار کے تسلط سے جو نظریاتی غلط فہمیاں مسلمانوں میں پھیلی ہیں ان میں سے ایک بڑی دور اثر غلط فہمی یہ ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے اور اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر لے وہ ہمیشہ کیلئے مسلمان ہو جاتا ہے اور پھر دنیا کا کوئی بد تر سے بد تر عقیدہ بھی اسے کافر نہیں بنا سکتا۔

بظاہر نظریہ ایک معصوم اور بے ضرر قاعدہ معلوم ہوتا ہے، لیکن اس کی حقیقت پر غور کیا جائے تو یہ اتنا خطرناک اور سنگین اصول ہے جسے تسلیم کرنے کے بعد اسلام کے بنیادی عقائد کی حفاظت ناممکن ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ پڑھنے کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے، قرآن کریم کو اللہ کی کتاب ماننے سے انکار کرے، اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل بتائے، عقیدۂ آخرت کو افسانہ قرار دے، نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ جیسے ارکان اسلام سے انکار کرے، سود، شراب، زنا اور قمار کو جائز کہے اور توحید و رسالت کے سوا اسلام کی ہر تعلیم کو جھٹلائے تب بھی وہ مسلمان ہی رہے گا اور کوئی شخص اسے کافر قرار نہیں دے سکتا۔

غور فرمائیے کہ اگر "ہر کلمہ گو کو مسلمان قرار دینے" کا اصول تسلیم کیا جائے تو اس کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے اور اس کے ذریعہ کس طرح اسلام کا نام لے کر اسلام کی ایک ایک تعلیم کا مذاق اڑایا جا سکتا ہے؟ دراصل یہ اصول دشمنان اسلام نے گھڑا ہی اس لئے تھا کہ اس کی آڑ لے کر اس کو موم کی ناک بنا دیا جائے ہر برے سے برے نظریہ کے لئے اس کے دروازے چوپٹ کھول دئے جائیں اور اسے رفتہ رفتہ ایسا مذہب بنا دیا جائے جو ہمیشہ کے لئے غیروں کا دریوزہ گر بن سکتا ہو اور جس میں دشمنان اسلام کی خواہشات کے مطابق ہر باطل سے باطل عقیدے کو پھلنے پھولنے کے مواقع میسر ہوں۔

سوال یہ ہے کہ کیا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (معاذ اللہ) کوئی منتر ہے جسے پڑھنے کے بعد انسان ہر عقیدے اور عمل کے لئے آزاد ہے اور اس کا کوئی نظریہ اسے اسلام سے خارج نہیں کر سکتا؟ کیا کوئی بھی شخص جسے اسلام کے مستحکم اور با اصول دین ہونے کا دعویٰ ہو اسلام کے بارے میں اس بے سروپا بات کو تسلیم کر سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ کلمۂ طیبہ کوئی جادو یا طلسم نہیں ہے بلکہ یہ ایک عہد نامہ ہے جو انسان اپنے پروردگار سے کرتا ہے، جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو معبود وحدہ ماننے کا اقرار کرتا ہے تو وہ یہ معاہدہ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو بدل و جان تسلیم کروں گا اور اس کے سوا کسی اور کو واجب الاطاعت نہیں سمجھوں گا۔ اسی طرح جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغمبر ماننے کا اعلان کرتا ہے تو وہ یہ عہد کرتا ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تمام تعلیمات پر ایمان رکھوں گا۔ لہٰذا آپ کی جو تعلیمات ہم تک تواتر اور قطعیت کے ساتھ پہنچی ہیں، ان پر ایمان رکھنا کلمۂ طیبہ پر ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ اور اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ پڑھنے کے بعد اسلام کی قطعی اور متواتر تعلیمات میں سے کسی ایک کا انکار بھی کر دے تو در حقیقت وہ کلمۂ طیبہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ اسی حقیقت کی طرف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے:

عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله ویؤمنوا بی وبما جئت به (صحیح مسلم ص ۳۷ ج ۱ طبع کراچی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور جو کچھ میں لے کر آیا ہوں اس سب پر ایمان لائیں۔

لہٰذا مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمۂ طیبہ پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ان تمام باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے جو ہم تک تواتر اور قطعیت کے ساتھ پہنچی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اور اس کے متبعین کے ساتھ کافروں کا سا معاملہ کیا اور آپ کے بعد تمام صحابۂ کرامؓ نے اسے متفقہ طور پر کافر قرار دے کر اس کے ساتھ باقاعدہ جہاد کیا، حالانکہ وہ بھی ظاہری اعتبار سے "کلمہ گو" تھا۔ اس کے یہاں باقاعدہ اذان اور نماز ہوتی تھی اور اذان میں اشهد ان لا اله الا الله اور اشهد ان محمدا رسول الله کے کلمات بار بار دہرائے جاتے تھے۔

یہیں سے اس حدیث کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی له ذمة الله ورسوله فلا تخفروا الله فی ذمته

ترجمہ: جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جس کا تحفظ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری ہے، پس تم اللہ کی اس ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ (صحیح بخاری)

جس شخص کو بھی بات سمجھنے کا سلیقہ ہو وہ اس حدیث کے اسلوب و انداز سے سمجھ سکتا ہے کہ یہاں مسلمان کی کوئی

قانونی تعریف بیان نہیں کی جا رہی ہے بلکہ مسلمان کی ظاہری علامتیں بیان کی جا رہی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان ظاہری علامتوں کے لحاظ سے مسلمان معلوم ہوتا ہو اس پر خواہ مخواہ بدگمانی کر کے اس کے ساتھ کافروں کا سا برتاؤ کرنا درست نہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو شخص علی الاعلان اپنی کفریات کا اعلان کرتا پھرے اسے بھی محض اس لئے کافر نہیں کہا جائے گا کہ وہ مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتا ہے۔

جب کسی منحرف فرقے پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے تو ایک اور شدید مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہی مغالطہ آج بھی پیدا کیا جا رہا ہے، کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے علماء ہمیشہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دیتے آئے ہیں لہذا اب ان کے فتووں کا کوئی اعتبار نہیں رہا۔

ہم اس افسوسناک حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ واقعۃً بعض مسلمانوں کی طرف سے اس معاملہ میں سخت بے احتیاطیاں ہوئی ہیں اور انھوں نے دوسرے فرقوں کی تردید کے جوش میں ان اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا جو فروعی اختلافات کو اپنی حدود میں رکھنے کے لئے ضروری ہیں چنانچہ بعض حلقوں کی طرف سے کفر کے فتووں کا نہایت غلط استعمال ہوا ہے لیکن یہ بات عقل و خرد کی آخر کونسی منطق کی رو سے درست ہو سکتی ہے کہ چند غلط فتووں کی وجہ سے یہ اعلان کر دیا جائے کہ اب دنیا میں کسی شخص کو بھی کافر نہیں کہا جا سکتا اور جس شخص کو پوری امت مسلمہ مل کر کافر قرار دے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف اسلامی مکاتب فکر میں ایک تشدد پسند عنصر نے کفر کے فتووں کو انتہائی بے احتیاطی کے ساتھ استعمال کیا ہے لیکن یہ بھی اپنی جگہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس تشدد پسند عنصر کو کبھی اس معاملہ میں اپنے پورے مکتب فکر کی نمائندگی کا مقام حاصل نہیں ہو سکا، اس کے بجائے ہر مسلمان مکتب فکر کے محقق اور اعتدال پسند علماء ہمیشہ تکفیر کی اس روش کی سختی کے ساتھ تردید کرتے رہے ہیں۔ انھوں نے اختلافات کی شدید گرم بازاری کے دوران بھی ایمان و کفر کی حدود کو ہر قیمت پر محفوظ رکھا ہے اور کفر کے فتووں کو غصہ نکالنے کا ذریعہ نہیں بننے دیا۔ اور اگر عملی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہی اعتدال پسند عنصر ہر مکتب فکر میں غالب حیثیت کا حامل رہا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی کبھی پوری امت کا کوئی اجتماعی مسئلہ سامنے آیا یہ تمام مکاتب فکر ہمیشہ سر جوڑ کر بیٹھے اور چند لوگوں کے انفرادی فتوے ان کے بحیثیت مسلمان جمع ہونے میں رکاوٹ نہیں بن سکے۔

مسلمانوں کی فرقہ بندیوں کا شور تو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ صبح و شام مچتا ہی رہتا ہے لیکن کسی خدا کے بندے نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اگر یہ مکاتب فکر واقعۃً ایک دوسرے کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں تو پھر وقتاً فوقتاً امت کے اجتماعی مقاصد کے لئے بحیثیت مسلمان کیوں جمع ہوتے رہتے ہیں؟ کیا ان ہی مسلمان فرقوں نے جن کے اختلاف و نزاع کے پروپیگنڈے نے آسمان پر سر اٹھا رکھا ہے، ۱۹۵۱ء میں پاکستان کی دستوری بنیادیں متفقہ طور پر طے نہیں کیں جبکہ چاروں طرف سے یہ غل مچا ہوا تھا کہ ایسا اتفاق ایک امر محال ہے؟ کیا یہی گروہ ۱۹۵۲ء میں اکٹھے ہو کر مفصل دستوری سفارشات مرتب کرتے نہیں تھے جبکہ یہ کام پہلے سے زیادہ دشوار سمجھا جا رہا تھا؟ کیا انہی فرقوں نے ۱۹۵۳ء میں مرزائیت کے کھلے کفر کے خلاف ایک مشترکہ موقف اختیار نہیں کیا؟ کیا انہی فرقوں نے ۱۹۵۶ء کے دستور پر ایک ساتھ بیٹھ کر ترمیمات مرتب نہیں کیں؟ کیا انھوں نے عائلی قوانین کی غیر اسلامی دفعات کو تبدیل کرانے کے لئے یکجا ہو کر اپنا متفقہ تبصرہ پیش نہیں کیا؟ کیا انھوں نے ۱۹۷۳ء کی دستور سازی کے دوران شیر و شکر ہو کر اس میں اسلامی دفعات کو موثر بنانے کی کوششیں نہیں کیں؟ سالہا سال سے یہ بے سروپا پروپیگنڈہ جاری تھا کہ یہ لوگ مسلمان کی متفقہ تعریف بھی نہیں کر سکتے، لیکن کیا ۱۹۷۴ء کے دستور میں انھوں نے متفقہ تعریف پیش کر کے اس پروپیگنڈے کی قلعی نہیں کھولی۔

جو شخص بھی ان حقائق پر انصاف و دیانت کے ساتھ غور کرے گا وہ اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض حلقوں کی طرف سے مسلمان مکاتب فکر کے خلاف کفر کے جو فتوے جاری کئے گئے ہیں وہ کسی بھی مکتب فکر کی نمائندہ حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کی حیثیت محض انفرادی ہے، ورنہ واقعہ یہ ہے کہ اپنے فروعی اختلافات کے باوجود یہ تمام مکاتب فکر اسلام کی بنیادوں میں متفق اور ایک زبان ہیں۔ لہذا چند غلو آمیز فتووں کی وجہ سے پوری امت مسلمہ کے فیصلہ کو ناقابل اعتبار ٹھہرانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ بعض ڈاکٹروں کے غلط علاج کی بنا پر اب کسی ڈاکٹر کا اعتبار نہیں رہا اور وہ طبی مسئلے بھی قابل اعتماد نہیں رہے جن پر تمام دنیا کے اطبا متفق ہیں۔

جو لوگ بعض افراد کے تشدد آمیز فتووں کو بنیاد بنا کر امت مسلمہ کے ہر فتوے کو ناقابل اعتبار قرار دینا چاہتے ہیں وہ براہ کرم یہ بتائیں کہ دنیا کا کونسا طبقہ ایسا ہے جس کے افراد سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی، کیا عدالتی فیصلوں میں جج صاحبان سے کبھی غلطیاں نہیں ہوتیں؟ اگر ہوتی ہیں اور سینکڑوں ہوتی ہیں تو کیا کوئی ذی ہوش انسان یہ تجویز پیش کر سکتا ہے کہ اب عدالتوں پر قفل چڑھا دینے چاہئیں۔ اور اب عدالت کا کوئی فیصلہ قابل تسلیم نہیں رہا؟ کیا ماہر سے ماہر انجینئر مکان کی تعمیر میں غلطی نہیں کرتے؟ لیکن کیا اس غلطی کی بنا پر یہ تجویز معقول ہو سکتی ہے کہ اب کسی تعمیر کا ٹھیکہ کسی انجینئر کو نہیں دینا چاہئے؟ کیا قابل سے قابل فوجی افسروں سے دفاعی فیصلوں میں غلطی نہیں ہو جاتی؟ لیکن اس کی بنا پر یہ بات کون کہہ سکتا ہے کہ اب کسی فوجی افسر کو کوئی مشن نہیں سونپا جا سکتا، پھر اگر کچھ افراد نے کسی وقت کفر کے غلط فتوے جاری کر دیئے ہیں تو وہ کونسی معقول وجہ ہے جس کی بنیاد پر یہ کہہ دیا جائے کہ جس گروہ کو پوری امت مسلمہ مل کر دائرۂ اسلام سے خارج قرار دے رہی ہے

باقی صفحہ ۳۰

جتھہ بندی نجس ہے

مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب

اللہ اور رسول اور یوم آخرت پر ایمان اور کامل سپردگی نے زندگی سے پیچ و خم کو دور کر دیا اور انسانی خاندان کے ہر فرد کو اس کا صحیح مقام عطا کیا، انسانی معاشرہ ایک ایسا گلدستہ بن گیا جس کا ہر پھول اور ہر پتی اس کے لئے باعث زینت تھی۔

نوع انسانی کے افراد ایک خاندان میں تبدیل ہو گئے وہ سب ایک باپ (آدم) کی اولاد تھے اور آدم کی اصل مٹی سے ہے، نہ کسی عرب کو کسی عجمی پر فضیلت تھی اور نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر فوقیت تھی، ہاں اگر کسی کو کسی پر فضیلت تھی تو محض تقویٰ کی بنا پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ نے تم سے جاہلیت کے عیب کو دور فرمایا اور آباؤ اجداد پر فخر کرنے کی رسم ختم کر دی۔ انسانوں کی دو ہی قسمیں ہیں نیک اور خدا سے ڈرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں شریف۔ دوسرے بدعمل، بدبخت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلیل۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: دیکھو تم کسی سے نہ بہتر ہو اور نہ بڑے، ہاں اگر تقویٰ میں بڑھ جاؤ (تو بیشک بڑے ہو)۔

آپ جب اپنے رب سے رات کے آخری حصے میں مناجات کرتے تھے تو فرماتے تھے: "میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کا پورا پورا استیصال کر دیا تھا اور اس کے داخلے کے تمام روزن بند کر دیے تھے۔ فرمایا:

جو عصبیت کا علمبردار ہو وہ ہم میں سے نہیں، اور جو عصبیت پر جنگ کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جس کی موت عصبیت پر ہو وہ بھی ہم میں سے نہیں۔"

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے ایک مہاجر نے ایک انصاری کو کچھ کہہ دیا اور انصاری پکار اٹھا "انصاریو"! اور مہاجر پکار اٹھا "مہاجرو"! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو اس جتھہ بندی کے نعروں کو یہ نجس ہے۔"

آپ نے جاہلی حمیت کو ناجائز قرار دیا اور مدد و تعاون کے اس جاہلی اصول کو بدل دیا جس پر ساری زندگی چل رہی تھی کہ اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے لوگوں کی باطل پر مدد کی وہ اس اونٹ کی مثال ہے جو کنوئیں میں گرنا چاہتا ہے اور لوگ اس کو دم سے پکڑ کر روکتے ہوں۔" عربوں کی نفسیات اور ذہنیت ایسی تبدیل ہو گئی کہ اب ان کا ذوق اس مشہور مثل کو ہضم نہ کر پاتا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ فرمایا "اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم" تو صحابہ کرام خاموش نہ رہ سکے اور بے ساختہ بولے۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو بے شک کی جائے مگر ظالم کی مدد کیسے کی جائے، آپ نے فرمایا: اس کو ظلم سے روکو یہی اصلی مدد ہے۔"

اسلامی معاشرے میں مختلف طبقے شیر و شکر ہو گئے تھے، وہ ایک دوسرے کا سہارا بن گئے تھے، ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار نہیں تھے، مرد عورتوں کے ذمہ دار و منتظم تھے، عورتیں نیک، وفا شعار اور امانت دار تھیں، ان کے حقوق مردوں پر تھے اور مردوں کے حقوق ان پر تھے۔

مسئلہ ختم نبوت

(۴) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذخیرہ میں بکثرت احادیث مسئلہ ختم نبوت میں منقول ہیں ہم نے اس سلسلے میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفقت و محبت جو اپنی امت کے ساتھ ہے وہ محتاج بیان نہیں اور پھر یہ بھی مسلّم ہے کہ زمانہ ماضی و مستقبل کے جتنے علوم و حالات آپ کو عطا کئے گئے وہ نہ کسی نبی اور رسول میں نہ کسی فرشتہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی ہدایت کے لئے ایسی رہبری فرمائی ہے اور دین کے راستہ کو ایسا ہموار اور صاف بنا کر چھوڑا کہ جس پہ چلنے والے کو ٹھوکر لگنے یا راستہ بھولنے کا اندیشہ نہ رہا دین کے راستے میں جتنے خطرات اور ہلاکت کے مواقع تھے ان سے بھی آپ نے آگاہ فرما دیا اب غور کرنے کی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی و بڑی ایسی کوئی ہدایت نہیں چھوڑی کہ جو امت کو نہ دی گئی ہو لیکن ہزاروں نہیں لاکھوں احادیث کے ذخیرہ میں ایک حدیث بھی یہ نہیں فرمائی کہ میرے بعد فلاں نبی پیدا ہو گا۔ تم اس پر ایمان لانا اور اس کی اطاعت کرنا حالانکہ ایک مشفق، رؤف و رحیم نبی کا پہلا فرض تھا کہ وہ آنے والے نبی کے مفصل احوال سے اپنی امت کو خوب واقف کرا دیتے تاکہ امت کو آنے والے نبی

ہاں اگر اطلاع دی تو یہ دی کہ جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب جھوٹا اور دجال ہو گا تو اگر کسی کے دل میں ایمان و انصاف کا کوئی ذرہ بھی ہے تو تمام احادیث کے ذخیرہ کو چھوڑ کر یہی چند احادیث اس امر میں کافی ہیں کہ آپ کے بعد تا قیامت کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ (ماخوذ درس قرآن صفحہ ۲۰۶ جلد نمبر ۱)

مطالعات و تعلیقات

از حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

افیمی استاد افیونی شاگرد

استاد شاگرد کا رشتہ بڑا قریبی رشتہ ہوتا ہے۔ استاد کے اخلاق و کردار کے اثرات شاگردوں میں ضرور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ استاد اگر صالح متقی ہے تو شاگردوں میں اس کا اثر ہونا ناگزیر ہے۔ اسی طرح استاد اگر بدچلن آوارہ ہے تو شاگرد بھی اس کا کچھ حصہ ضرور حاصل کرتا ہے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام براہ راست خدا کے شاگرد ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علم و عمل اخلاق و کردار کی دنیا میں ان کی نظیر ناممکن ہوتی ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ جنہوں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض حاصل کیا۔ بعد کے اکابرین ان کے مقام تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے علی ہذا القیاس۔ بزرگوں نے کہا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی (نعوذ باللہ) خدا کا "فرستادہ" اور "مسیح موعود" ہے۔ باوجود اس دعویٰ کے اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے جس استاد کے سامنے زانوئے تلمذ رکھا وہ افیمی تھا۔ مرزا غلام احمد کو خود اس کا اقرار ہے کہ:

"میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا۔"

(الفضل جلد ۱۶ ص ۹۲ ۵ فروری ۱۹۲۹ء)

جب استاد افیم کھایا کرتا تھا تو ظاہر ہے کہ شاگرد کیوں پیچھے رہتا چنانچہ مرزا صاحب نے افیون استعمال میں لانا شروع کیا اپنے بیٹوں کو افیون دی۔ اپنے جانشین کو افیون کھلاتے رہے۔ میاں محمود احمد کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک دوا بنائی۔

"اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو حضور چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔"

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

مرزا صاحب نے اپنے بیٹے کو بھی افیون کھانے کی عادت ڈالی میاں صاحب کہتے ہیں:

"مجھے بچپن میں بیماری کی وجہ سے افیون دیتے تھے چھ ماہ متواتر دیتے رہے۔"

(منہاج الطالبین ص ۴۲)

اسی طرح دیگر حرام اشیاء کا استعمال بھی عام تھا۔

سو جس گروہ کا نام نہاد نبی "خود ساختہ نبی" کا جانشین جھوٹے نبی کا بیٹا۔ "نبی" کا استاد افیم اور افیون کھاتا ہو اس کے بارے میں صرف یہی کہا جا سکتا ہے اور بالکل صحیح ہوگا کہ:

الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت۔ (پ ۱۸ النور)

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

اسلامی ماہ و دن سے بے خبری

اس بات سے ہر عام مسلمان تک واقف ہے کہ اسلامی سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔ جس کا دوسرا مہینہ صفر المظفر ہے اسی طرح ایام ہفتہ سے شروع ہوتے ہیں اور جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اتنی معمولی بات سے جاہل رہا۔ وہ لکھتا ہے۔

جاپان سے ایک خط

"ہفت روزہ ختم نبوۃ" بڑی پابندی سے ملتا ہے اور ہمارے ایمان کو طاقت بخشتا ہے۔ مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں اور کفر و فریب کی ناکامی کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جہاد کو قبول فرمائے۔ آمین۔ شمارہ ۴۳۔ ۴۴ آج ہی ملا ہے۔

ختم نبوت کو مرکز میں لائبریری کے استعمال کے بعد دور دراز کے علاقوں میں مفت ارسال کر دیا جاتا ہے مگر مطالبہ بہت ہے اور ہمارے پاس صرف ایک نسخہ ہوتا ہے مجبوری ہے۔

آج کل جاپان میں ایک خبر نے مسلمانوں میں بڑی بے چینی پھیلا رکھی ہے کہ ایک پاکستانی سفیر جو کہ قادیانی ہے اسے جنیوا سے جاپان تبادلہ کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ قادیانی کا نام منصور احمد بتایا جاتا ہے

ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ کیا ایک اسلامی حکومت ہم پر اس طرح ظلم کر سکتی ہے؟ یہاں بسنے والے تمام پاکستانیوں کا مطالبہ ہے کہ قادیانی سفیر کو جاپان نہ بھیجا جائے ورنہ بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس مسئلے پر خاص توجہ دیں۔

شکریہ

طالب دعا

عبدالرحمٰن صدیقی

اسلامک سینٹر جاپان۔ ٹوکیو

”اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اس حساب سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا یعنی صفر اور ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے بعد از دوپہر چوتھا گھنٹہ لیا۔“ (تریاق القلوب ص ۴۱)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جس وقت یہ عبارت لکھ رہے تھے غالباً اسی نشے میں مخمور ہوں گے جس کا تذکرہ قبل میں ہوا۔ یا پھر استاد نے اس حالت میں ہی یہ سبق پڑھایا ہوگا سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے!

قادیانیوں کے ہاں نمبر ”چار“ ایک معمہ اور راز ہے اور اس راز سے قادیانی اپنی نبوت کا پرچار کرتے رہے۔ مرزا قادیانی نے ایک معتقد صدیق اور مرید خاص دینداری بسو بسو نے بھی دعویٰ نبوت کرتے ہوئے لکھا تھا کہ،

مرزا غلام قادیانی کی اصلاح

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں معانی قرآن میں تحریف کی ہے وہیں الفاظ قرآنی میں بھی تحریف کی۔ اور اپنی مرضی کے مطابق آیت قرآنی میں تغیر و تبدل کرتا رہا۔ جس کی مثال اس کی کتابوں میں عام مل سکتی ہیں۔

مگر افسوس کہ نومبر ۸۴ء میں لندن سے مرزا صاحب کی تمام تصانیف جو روحانی خزائن کے نام سے طبع ہوئیں۔ اس میں ان آیتوں کی تصحیح کر دی گئی۔ وجہ تصحیح بیان کرتے ہوئے مرزائی ناظر جلال الدین شمس رقم طراز ہیں کہ

ہم نے یہ اصول اختیار کیا ہے کہ جس صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے حضور کی نگرانی میں چھپنے والی کتاب چھپ گئی۔ اسے بعد میں محض اپنے قیاس سے بدلنا ہرگز درست نہیں کیونکہ اس سے آہستہ آہستہ تحریف کا دروازہ کھل سکتا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی جگہ قرآن شریف کی کوئی آیت یا حدیث نبوی کا کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً غلط چھپ گیا ہے تو اسے درست کر دیا گیا کیونکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تصحیح کے لئے ہمارے پاس یقینی اور قطعی ذریعہ موجود ہے۔

(ص ۱۵)

شمس صاحب کی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے تحریف نہیں کی۔ بلکہ کاتب کی غلطی یا سہواً غلط چھپ گیا۔ حالانکہ یہ ایک مغالطہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ شمس صاحب چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے تحریف قرآن کے مسئلے پر پردہ پڑ جائے اس لئے ان تحریفات کو کاتب کے سر تھوپ دیا گیا۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ کاتب کا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب ہی کی یہ شرارت تھی۔ اور بعد میں مرزا صاحب کے جانشینوں نے بھی اسے حکمت الٰہی قرار دے کر تحریف شدہ آیات اسی طرح برقرار رکھیں مگر آج کے مرزائی مبلغوں نے پردہ ڈالنے کے لئے ان کی تصحیح کر ڈالی۔

ایک مرتبہ مرزا صاحب کے خلیفہ کی توجہ اس نکتے پر دلائی گئی تھی کہ یہ آیات تحریف شدہ ہیں اگر ہو سکے تو اصلاح کر دی جائے۔ اس وقت یہ جواب دیا گیا تھا کہ:

”رہا سوال یہ کہ بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گزر چکا ہے پھر اب تک تصحیح نہیں کی گئی! اس کا جواب میں یہی دوں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے یہی تقاضا کیا۔ کہ یہ آیات حضور کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں۔ اور یہ کہ تا غیر احمدی علماء اچھی طرح جان لیں کہ مرزا صاحب کی کتب بھی تحریف سے پاک ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ بلکہ من و عن شائع کی جاتی ہیں۔“

(الفضل ۲۸/۲/۱۹۳۲ء)

جانشین صاحب کے جواب کی بے باکی تو ملاحظہ فرمایئے کہ اگر آیات قرآنی کی تصحیح کر دی گئی تو حکمت الٰہی کے خلاف ہوگی اور یہ کتاب محرف ہو جائے گی۔ اس لئے ان آیات کو غلط رکھنا ہی حکمت الٰہی کا تقاضا ہے۔

جبکہ دوسری طرف شمس صاحب کہہ رہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ اور اس کی تصحیح کرنی ضروری ہے۔ قادیانی امت کے تضاد بیانیوں میں اس کا اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ شمس صاحب کی مذکورہ عبارت میں یہ عبارت پھر سے پڑھیئے!

کوئی حصہ کاتب کی غلطی سے یا سہواً غلط چھپ گیا ہے تو اسے درست کر دیا گیا۔

اتفاق کی بات یہ کہ میرے سامنے اس وقت روحانی خزائن کی جلد نمبر ۳ ہے اور اس میں پہلی کتاب ”فتح اسلام“ ہے اس کی سطر ۱۱ میں قرآن کی یہ آیت لکھی ہے:

وافوض امری الی اللہ واللہ بصیر بالعباد

جبکہ اصل آیت یوں ہے:

وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

خدا معلوم شمس صاحب نے اس کی تصحیح کیوں نہ کی اب شاید اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح بھی کر دی جائے اسی طرح نہ معلوم اور کتنی آیات ہوں گی جو ابھی تک تصحیح طلب ہیں ہم اس وقت تحریف کے مسئلہ پر گفتگو نہیں کر رہے۔ بتلانا صرف یہ ہے کہ ایک جانشین یہ کہتا ہے کہ تحریف الفاظ قرآن حکمت الٰہی کا تقاضا ہے۔ جبکہ دوسرا مبلغ مرزا صاحب کی اصلاح کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اب یہ قادیانی سربراہ ہی فیصلہ کریں گے کہ کون راہ قادیانیت پر گامزن ہے

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

زکوٰۃ

محمد افضل قدم، مانحو

ہر مسلمان عاقل، بالغ، آزاد، صاحب نصاب پر واجب ہے بشرطیکہ نصاب قرض سے فارغ ہو اور مال زکوٰۃ پر ایک سال گزر گیا ہو۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو بطور تملیک کے دی جائے۔ اپنے ماں باپ، دادا دادی اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

حج کس پر لازم ہے

خالد محمود گھمن، موسیٰ والا

جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ خانہ کعبہ تک سواری میں آجا سکے اور گھر والوں کے خرچ کے موافق انہیں دے جائے اس پر حج فرض ہے، مزید شرطیں یہ ہیں۔

- مسلمان ہونا
- عاقل بالغ ہونا
- تندرست ہونا
- راستہ میں امن ہونا
- عورت کے واسطے محرم ہونا۔

جنت کی ضمانت

محمد سلیم بٹ، آف ہیلو، گجرات

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا۔ تم چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لیے جنت کی ضمانت دینے کو تیار ہوں۔

- جب بات کرو تو سچ بولو۔
- جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔
- جب امانت رکھو تو اس میں خیانت نہ کرو۔
- اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو (یعنی حرام کاری نہ کرو)
- اپنی نگاہ کو غیر محرم کے دیکھنے سے باز رکھو۔
- اپنے ہاتھوں کو دوسروں پر ظلم کرنے سے بچاؤ۔

(ابن حبان)

سُنہری باتیں

- عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔
- تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے۔ بری گفتگو کا روح پر۔
- ہر وہ کام جو دل سے کیا جائے آسان ہوتا ہے۔
- عقل مند سوچ کر بولتا ہے، اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔
- دوست کا امتحان مصیبت میں ہوتا ہے۔
- بہادر کی نظر بزدل کی تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے۔
- کاہل انسان بند گھڑی کی طرح بے کار ہے۔
- دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے۔
- بُری صحبت سے تنہائی اچھی ہے اور تنہائی سے نیک صحبت اچھی ہے۔

اقوالِ زرّیں

محمد امان اللہ اعوان، سرگودھا

- جو نیکی کرنا چاہتے ہو تو موت سے پہلے کرلو۔
- گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو گے تو برابر بڑھتا رہے گا۔
- نیکی خوش خلقی کا دوسرا نام ہے۔
- علم زندگی ہے جہالت موت ہے۔
- عقل کا دشمن غصہ ہے اور دولت کی دشمن بددیانتی ہے۔
- ایمان کا دشمن جھوٹ ہے۔
- ہمیشہ پاک و طاہر رہا کرو، رزق میں برکت ہوگی۔ (ارشاد نبویﷺ)

زندگی کا ہر ایک دن تمہاری تاریخ کا ایک ورق ہے۔

حقیقی زندگی

سیف الاسلام ملگنی، مانسہرہ

- تمہاری قوم کی قوت نہ تمہاری دین و ایماں پر
- تمہاری زندگی موقوف ہے تعمیل قرآں پر
- تمہاری فتح یابی منحصر ہے فضل یزداں پر
- نہ قوت پر نہ کثرت پر نہ شوکت پر نہ ساماں پر

(مجذوبؒ)

زاہد کیلئے دس چیزیں

غلام رسول، کروڑ لیہ

- زبان کو قابو میں رکھے۔
- غیبت سے بچے۔
- کسی کو ذلیل نہ سمجھے۔
- کسی کی ہنسی نہ اڑائے۔

○ محارم پر نظر نہ ڈالے۔
○ راستی اور راستبازی اختیار کرے۔
○ احسانات الٰہی کا اعتراف کرتا رہے تاکہ تکبر اور غرور نہ پیدا ہو۔
○ باوجود دل نہ چاہنے کے اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرے۔
○ اپنے نفس کی بھلائی اور بہتری نہ مانگے۔
○ پنجگانہ نماز کی حفاظت کرے۔
○ سُنتِ نبویؐ اور اجماعِ مسلمین پر قائم رہے۔
(فرمودات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

چار غلطیاں

محمد احسان رانا ، کروڑ لعل عیسن

○ اس خیال میں نہ رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست اور خوبصورت رہوں گا۔
○ اپنے والدین کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔
○ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔
○ نادانیوں سے دوستی رکھ کر اپنے آپ کو عاشقِ رسول کہلوانا۔

بکھرے موتی

منظور سلیمانی ، کوٹ غلام محمد

○ جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کا ادب نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
(حدیث)
○ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
(حضرت عثمان غنیؓ)
○ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (حدیث)
○ جب تم بُرا کلمہ سنو تو اس سے اعراض کرو،

اور اس کا جواب نہ دو۔ (حضرت علیؓ)
○ جو شخص اپنی قسمت کے حصے پر قناعت کرتا ہے وہ مستغنی رہتا ہے۔
(حضرت امام جعفر صادقؓ)
○ خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے پاس تحفے میں میرے عیب بھیجتا ہے۔
(حضرت عمر فاروقؓ)
○ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔
(حضرت علیؓ)
○ تمہارا اپنے بھائی سے ملتے وقت مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔ (حدیث)
○ اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی ننگی کی ننگی رہیں۔ (حدیث)

حدیثِ مُبارک

ثریا انجم ، بانڈی اکولو مانسہرہ

ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے پروردگار کیا ہی اچھا ہوتا کہ دنیا میں چار چیزیں ہوتیں اور چار نہ ہوتیں۔
○ زندگی ہوتی ـــــ موت نہ ہوتی
○ جنت ہوتی ـــــ دوزخ نہ ہوتی
○ دولت ہوتی ـــــ تنگدستی نہ ہوتی
○ صحت ہوتی ـــــ بیماری نہ ہوتی
تب غیب سے آواز آئی اے موسیٰؑ!
○ اگر زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی تو میرا دیدار کیسے ہوتا؟
○ اگر جنت ہوتی دوزخ نہ ہوتی تو میرے عذاب سے کون ڈرتا؟
○ اور اگر دولت ہوتی اور تنگدستی نہ ہوتی تو میرا شکر گزار کون ہوتا؟
○ اور اگر صحت ہوتی اور بیماری نہ ہوتی تو مجھے کون یاد کرتا؟

فضیلتِ جہاد

ثریا انجم ، محلہ چڑ مٹے ، مانسہرہ

جہاد کی بڑی فضیلت ہے جو شخص جہاد میں مارا جائے اسے شہادت کا رتبہ ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ سوائے قرض کے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جو شخص جہاد سے زندہ سلامت اور کامیاب واپس آتا ہے اسے غازی کا رتبہ ملتا ہے۔ جو شخص جہاد کرے گا خدا اس کے لیے دوزخ کی آگ حرام کر دے گا اور جو کامیاب ہو کر لوٹے گا وہ آخرت میں اجر عظیم پائے گا۔ جہاد کے ثواب کو حقیقت میں وہی شخص حاصل کرتا ہے جو کسی ذاتی خواہش یا مال حاصل کرنے کا خیال تک اپنے دل میں نہ لائے۔

جہاد کی فضیلت کے بارے میں رسول پاکؐ کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو عیسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
"جس شخص کے پاؤں خدا کی راہ (جہاد) میں غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوتی" (بخاری)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا!
"جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس خیال سے دنیا میں واپس آنے کو پسند نہیں کرے گا کہ زمین پر جو کچھ ہے اس کو پھر مل جائے۔ مگر شہید کی آرزو ہوگی کہ وہ دنیا میں جائے اور دس مرتبہ مارا جائے اس لیے کہ وہ شہادت کی عظمت اور ثواب کو جانتا ہے" (بخاری)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں گھوڑوں کے سُموں کو

باقی صفحہ ۳۰ پر

اخبار ختم نبوت

ہری پور ہزارہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ہری پور (منظور احمد شاہ آسی نمائندہ خصوصی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس چمن پارک (میونسپل پارک) میں منعقد ہوئی چمن پارک ہری پور شہر کے وسط میں جی ٹی روڈ کے متصل وسیع و عریض پارک ہے، جو نہایت خوبصورت پارک ہے، قیام پاکستان سے قبل یہاں ۲۰-۲۱-۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو صوبہ سرحد پر احرار کانفرنس اسی پارک میں منعقد ہوئی تھی جس کی صدارت حافظ علی بہادر صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ سی علیگ ایم۔ ایل۔ اے لکی مدیر اعلیٰ روزنامہ ہلال نو لکی نے کی تھی۔ صوبہ سرحد کے علماء اور سیاسی رہنماؤں نے بڑی دلچسپی سے کی تھی خطبہ استقبالیہ حضرت مولانا حکیم عبدالسلام صاحبؒ نے پڑھا تھا، مجلس احرار اسلام کی کانفرنس تین دن جاری رہی تھی جس کی کامیابی کے لئے مجاہد ملت وکیل صحابہ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا حکیم عبدالسلامؒ اور دیگر احرار رہنماؤں کی انتھک محنت کی تھی، اس کانفرنس کے مقررین امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حافظ علی بہادر صاحبؒ لکی، ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین صاحب، مولانا تاج محمود صاحبؒ فیصل آبادی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، علامہ انور صابریؒ، عرشی غلام نبی جانباز، مولانا محمد علی صاحبؒ جالندھری، مولانا لال حسین صاحب اخترؒ اور آغا شورش کاشمیری تھے، یہ کانفرنس ۱۹۳۸ء میں ہوئی، آج کی کانفرنس بھی ۱۰ اپریل کو ٹھیک اسی جگہ منعقد ہوئی، جس کی صدارت مخدوم العلماء، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بھی ہیں۔ اس کانفرنس سے مولانا عبداللہ ہری پوری، مولانا قاری بشیر احمد، مولانا قاضی گل رحمٰن، جناب مطیع الرحمٰن قاسمی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ویسٹ آباد، جناب غلام مصطفیٰ شامی، مولانا قاری عبدالمالک، مولانا فاروق، مولانا ضیاء الاسلام، مولانا عبدالوہاب توحیدی، مولانا حامد علی رحمانی، مسعود الرحمٰن سفری، فیاض خان، محمد یونس اعوان، افتخار احمد خان، افسر سواتی، خالد محمود، اورنگ زیب مغل، سعید قیوم اور مولانا عبدالحلیم صاحب سابق ممبر ضلع کونسل، حافظ ابوبکر قریشی، مولانا حافظ محمد صدیق اٹک، جناب صاحبزادہ طارق محمود، مولانا انوار الحق نور پشاور اور مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے کے باوجود آرڈیننس کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ لکھتے اور دیگر شعائر اسلامی استعمال کر رہے ہیں لیکن حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔ آخر میں حضرت الامیر مدظلہ کی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

تورہ جنڈانوالہ میں شیزان کا پھر بائیکاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تواں جنڈانوالہ ضلع بھکر نے مرکز کے فیصلوں کے مطابق ایک فیصلہ کیا تھا کہ اس سال بھی شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ چنانچہ ایک وفد نے جس میں مولانا محمد یوسف، حافظ محمد

نعت شریف

دل میں بسی ہیں شہر پیمبرؐ کی رونقیں
نور ازل کے نور بھرے گھر کی رونقیں

دلدادۂ جمال کی کیفیتیں نہ پوچھ
صحرا میں دیکھتا ہے گل تر کی رونقیں

دنیائے ہست و بود کی تیرہ شبی میں دیکھ
نور خدا کے آخری مظہر کی رونقیں

میری نظر میں آج بھی ہے رحمتوں کا باب
ہیں دل کی خلوتوں میں اسی در کی رونقیں

جب بھی در حضورؐ پہ حاضر ہوا ہوں میں
بڑھتی گئی ہیں میرے مقدر کی رونقیں

ان کی نوازشات کا کیا تذکرہ کروں!
دیکھی ہیں خواب میں رخ انور کی رونقیں

اخگر جمال گنبد خضراء نظر میں ہے
یاد آ رہی ہیں روضۂ اطہر کی رونقیں

اخگر سرحدی ـــ سرگودھا

عباس، حافظ محمد الیاس، مولوی محمد حنیف، حکیم ... محمد نذیر، رانا فرزند علی، اور حاجی نیاز محمد شامل تھے بزار شیراز کا دورہ کیا اور تمام حضرات کو دعوت دی کہ وہ شیزان کا بائیکاٹ کریں۔ اس دورے کا یہ اثر ہوا کہ وہاں کے عوام نے شیزان کی تمام مصنوعات کے بائیکاٹ کا یقین دلایا ہے۔

جو شخص مرتد ہو جائے اس کی جائیداد اس کے مسلم ورثاء کو ہی منتقل ہو گی۔ کلکٹر شیخوپورہ نے وراثت کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا

شیخوپورہ (نمائندہ جنگ) اسسٹنٹ کمشنر و کلکٹر شیخوپورہ میاں تاج الملوک قریشی نے اپیل وراثت کے ایک مشہور مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا ہے کہ جو شخص مرتد ہو جائے اس کی جائیداد اس کے مسلم وارثان کو ہی منتقل ہو گی اور جو وارثان متوفی کے ساتھ ہی مرتد ہو گئے ہیں وہ وراثت سے محروم ہوں گے۔ فاضل عدالت نے یہ فیصلہ شیخوپورہ کے مشہور تاجر آنجہانی عبدالکریم (المعروف شیخ عبدل) کی وراثت کی اپیل کے سلسلہ میں جاری کیا ہے جو کہ اس کی مسلم بیٹی غلام فاطمہ زوجہ شیخ محمد امین نے اسسٹنٹ کلکٹر شیخوپورہ کے حکم مورخہ ۱۵-۲-۸۲ کے خلاف دائر کی تھی۔ جس کے مطابق عبدالکریم کی وراثت کا انتقال اس کے دو غیر مسلم بیٹوں رحمت اللہ اور عبداللطیف کے نام منتقل کیا گیا تھا۔ اسسٹنٹ کمشنر و کلکٹر شیخوپورہ کے روبرو مسماۃ غلام فاطمہ کی طرف سے ایم سعید اقبال سلمی ایڈووکیٹ نے دلائل دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ متوفی عبدالکریم پہلے چونکہ مسلمان تھا بعد میں قادیانی ہو گیا اس لئے شرعاً وہ مرتد کے زمرے میں آتا ہے اس لئے فقہ حنفی و فقہ جعفریہ کے مطابق ایسے شخص کے مرنے کے بعد اس کے صرف مسلمان وارثان ہی اس کی جائیداد کے وارث ہوں گے اور اس کے وہ وارثان جو دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں وہ محروم الوراثت ہوں گے۔ فاضل عدالت نے ان دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے اپیل منظور کر لی اور اپنے فیصلے میں تحریر کیا ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کی رو سے مرتد اور مرتدہ کسی کے وارث نہیں رہتے۔

مرزائیت سے براءت کا اعلان

بہاولپور۔ بشیر احمد جٹ ولد محمد بوٹا ساکن لودھراں نے مرزائیت سے براءت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب، مرتد، جہنمی اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ کے لئے قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھوں گا۔ نیز میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ساتھ غیر مشروط وابستگی کا اعلان کرتا ہوں، یہ اعلان مذکور نے معززین علاقہ اور علماء کی موجودگی میں کیا۔

نوکوٹ میں ختم نبوت کا پرچہ حاصل کرنے کے لئے
قاسم علی خاں نیوز ایجنسی
یا
ہمارے نامہ نگار نذیر احمد تبسم سے
رجوع کریں
پرچہ گھر پر پہنچانے کا انتظام ہے۔ فون [illegible]

اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی مسلک کی عظیم دینی درسگاہ
جامعہ حنفیہ قادریہ
۲۸۵ جی ٹی روڈ۔ باغبانپورہ لاہور میں
بیاد امام اعظم ابوحنیفہؒ
زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری فاضل دیوبند شاگرد خاص حضرت لاہوریؒ مہتمم جامعہ ہذا
داخلہ جاری ہے
جامعہ اپنے علاقہ میں ایک عرصہ سے دینی، اصلاحی خدمات انجام دے رہا ہے۔ شوال ۱۴۰۸ھ سے ایک نئے انداز سے تعلیم کا آغاز کیا گیا ہے جس میں ابتدائی عربی سے موقوف علیہ کے ساتھ چھٹی سے میٹرک تک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں حافظ قرآن یا پرائمری ذہین طلباء کو پانچ سال کے لیے داخل کیا جاتا ہے غریب مسافر طلباء کی رہائش و خوراک کا مدرسہ کفیل ہے نیز نقد وظیفہ بھی دیا جاتا ہے اس کے علاوہ درجہ حفظ میں بھی داخلہ جاری ہے داخلہ اختتام شوال تک جاری رہے گا (نوٹ) بغیر سرپرست کے داخلہ نہیں ملے گا۔ جامعہ میں ہر سال طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر یادگار شہیداں جی ٹی روڈ نزد بھائی مساواں لاہور میں تقریباً پونے دو کنال جگہ برائے مسجد و مدرسہ خریدی گئی ہے۔ جگہ کی تعمیر جاری ہے اہل ثروت اس صدقہ جاریہ میں خصوصی معاونت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
الداعی الی الخیر: قاری جمیل الرحمٰن اختر ناظم جامعہ ہذا

چونیاں شہر میں
ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
حافظ قاری مسعود الحسن جنجوعہ ایم اے
ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول چونیاں سے حاصل کریں۔
پرچہ گھر، دوکان اور دفتر پر پہنچانے کا
معقول انتظام ہے

اخبار ختم نبوت

باغ وبہار میں قادیانیوں کی دہشت گردی

باغ وبہار (نامہ نگار) باغ وبہار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان) کے زیر اثر ۹ افراد نے قادیانیت سے توبہ کرکے مذہب اسلام قبول کرلیا ہے اور باقی ماندہ قادیانیوں کا سماجی، معاشی، معاشرتی اور ہر قسم کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری شیراز کی پروڈکٹس کا بھی بائیکاٹ ہے اور قابل صد تحسین ہیں۔ وہ غیور ڈسٹری بیوٹرز جنہوں نے باغ وبہار میں شیراز کی پروڈکٹس سپلائی نہ کرنے کا تہیہ کرکے غیرت ایمانی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا عملی ثبوت پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ورکرز شب وروز پرامن طریقے سے تبلیغ دین محمدی کے لئے کوشاں ہیں۔ دوسری طرف قادیانیوں نے تخریب کاری اور دہشت گردی کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ قادیانیوں کی دہشت گردی، تخریب کاری اور امن عامہ کی صورت حال خراب کرنے کا جیتا جاگتا ثبوت نہ دیا کہ گذشتہ دنوں چند قادیانی ختم نبوت کے ورکرز پر حملہ آور ہوئے اور دین محمدی کی سخت گستاخی کے مرتکب ہوئے۔ نازیبا الفاظ استعمال کئے اور دھمکی دی کہ ان کا حشر مولانا اسلم قریشی والا ہوگا۔ قریب تھا کہ صورت حال سنگین ہوجاتی، اگر مسلمانوں نے صبر وتحمل سے کام لیتے ہوئے غصہ پی لیا اور قانونی چارہ جوئی کے لئے بروقت انتظامیہ کو مطلع کردیا گیا۔ علاقہ بھر میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز اقدامات پر اظہار افسوس اور سخت مذمت کی جارہی ہے۔

جیٹھ بھٹہ شوگر مل کے قادیانی افسروں کی دھمکیاں

رحیم یار خان (نامہ نگار) جیٹھ بھٹہ شوگر مل خانپور ضلع رحیم یار خان کے بعض قادیانی افسروں نے مل میں ملازم ختم نبوت کے کارکن حضرات کو دھمکیاں دینا شروع کردی ہیں۔ قادیانی افسروں نے کہا ہے کہ اگر آپ نے شوگر مل کے اندر ختم نبوت کے لئے کام کیا تو آپ کو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ ان قادیانی افسروں نے بعض مسلمان ملازمین کو یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اگر آپ ہفت روزہ "ختم نبوت" کی کاپیاں فیکٹری میں لائے تو آپ کو ملازمت سے ہاتھ دھونا ہوں گے۔ ان حالات کے پیش نظر شوگر مل میں امن وسکون کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔ رحیم یار خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد احمد صاحب، مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی اور دیگر علمائے کرام کے علاوہ عام مسلمانوں نے بھی انتظامیہ اور ضلعی انتظامیہ سے کہا ہے کہ آپ متعلقہ قادیانی افسران کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائیں تاکہ نقص امن کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں کو گرفتار کرکے سرعام پھانسی دی جائے۔

مروٹ ختم نبوت کانفرنس کا مطالبہ

بہاولنگر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام گذشتہ روز مروٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں قرأت اور نعت رسول مقبول کے بعد مولانا قدرت اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت فورٹ عباس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرزائیوں کا بائیکاٹ اس لئے کرتے ہیں کہ جس طرح ڈاکٹر بیمار، مریض کا وہ حصہ کاٹ دیتا ہے جس کے برے اثرات دوسرے حصوں پر پڑنے کا اندیشہ ہو۔ مرزائی ختم نبوت کے غدار ہیں۔ اور ان کا اثر سادہ لوح مسلمانوں پر پڑ رہا ہے۔

حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا ختم نبوت تمام مکاتب فکر کا مشترکہ مسئلہ ہے، لہٰذا ان کے نزدیک مرزائی کافر ہیں۔

احمد علی نے اپنی تقریر کے دوران مرزائیوں کو دعوت اسلام دی۔ مولانا عبدالقادر جامعہ اہل حدیث فورٹ عباس نے مرزائیوں کی تخریب کاری پر روشنی ڈالی اور کہا کہ مولانا اسلم قریشی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر ان ہی کی تخریب کاری کا شکار ہوئے ہیں۔ مولانا قاضی اللہ یار خان مبلغ عالمی تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب مرزائیت کا نام ونشان باقی نہیں رہے گا۔ اس موقع پر ڈاکٹر احسان باری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرزائیوں کے دشمن نہیں ہیں لیکن ان کو جو مرض لاحق ہے اس کے دشمن ہیں۔ انہوں نے تمام مکاتب فکر کی اتفاق اور اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کانفرنس کی صدارت قطب الدین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر نے کی۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ مرزائی اللہ کے رسول کے غدار ہیں تو پھر یہ مسلمانوں کے کیسے وفادار ہوسکتے ہیں بقول اقبال مرزائی اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں اور یہودیت کا چربہ ہیں۔ ان کے لئے مرتد سے بھی زیادہ سخت حکم ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کاروبار اور شادی بیاہ میں شمولیت حرام ہے۔ کانفرنس میں متعدد قراردادیں منظور ہوئیں۔ جن میں سے ایک قرارداد کے ذریعے مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں

رحیم یار خان میں عیسائی جوڑے کا قبول اسلام

رحیم یار خان (نامہ نگار) رحیم یار خان میں گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں ایک عیسائی جوڑے نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد احمد صاحب شجاع آبادی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ مولانا محمد احمد صاحب نے ان کے پرانے نام ولن اور پروین مسیح سے بدل کر نئے نام محمد اکبر اور نسیم اختر رکھ دیئے۔ عیسائی جوڑے کی اسلام لانے کی اس تقریب میں مولانا عبدالصبور زاہد صاحب بھی موجود تھے۔

کو گرفتار کر کے پھانسی دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ مزید ان کے علاوہ مختلف سکولوں میں مرزائی استانیاں تبلیغ کر رہی ہیں ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جانی چاہیے، دوسری قرارداد کے ذریعے سکھر اور ساہیوال کے ملزموں کو فوری طور سے سزائے موت پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا ہے جبکہ چوتھی قرارداد میں مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، پانچویں قرارداد میں انجمن احمدیہ ربوہ کے نام پر الاٹ شدہ زمین کو منسوخ کرنے اور ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کا مطالبہ کیا۔

کھنڈو اور گور گیجن کے گوٹھوں سے اسلامی شعائر محفوظ کر لیے گئے

ایک قادیانی کا قبول اسلام

وارہ (نمائندہ ختم نبوت) وارہ کے غیور مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس گزشتہ چند روز پہلے قادیانیوں کی طرف سے ایک مذہبی جلسہ میں ہنگامہ آرائی اور قاتلانہ حملہ کرنے کے خلاف نکالا گیا تھا، جلوس کی ابتداء میں مقررین نے ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مقررین نے ہنگامہ آرائی اور قاتلانہ حملے کے بقیہ دو روپوش ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ بھی کیا، اس کے بعد جلوس شہر کے مشہور چوک مولانا عبید اللہ سندھی چوک سے گزرتا ہوا ایس ڈی ایم سے ملا۔ ایس ڈی ایم سے گزشتہ دنوں کے واقعہ میں ملوث دو روپوش ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ پولیس نے قادیانیوں کے امیر کو بھی گرفتار کیا ہے تاکہ مفرور قادیانی دونوں ملزم پولیس کی گرفتاری میں آسکیں۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کا امیر انور قادیانی دونوں ملزموں کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ اس کے بعد جلوس کے کارکنوں نے کھنڈو اور گور گیجن کے گاؤں پر قادیانیوں کے مرکزوں کا گھیراؤ کیا اور دونوں گاؤں میں مرزائی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو محفوظ کر دیا گیا۔

حالیہ واقعات میں مرزائی غنڈوں کی دہشت گردی کے بعد ایک قادیانی نے اسلام قبول کیا ہے، نو مسلم کا نام بلاول ہے۔ نو مسلم بلاول نے جامع مدینہ مسجد میں قرآن پاک ہاتھ میں اٹھا کر قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا سرکاری دفاتر میں داخلہ بند کیا جائے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم محمد خان جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ کے سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم کا پاکستان کے تمام دفاتر میں داخلہ پر پابندی لگائی جائے اور سائنس کی ترقی کی آڑ میں پاکستان میں اس کو کوئی بھی ادارہ قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے جبکہ پاکستان کے مایہ ناز بین الاقوامی سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر اور اس کے مسلمان ساتھی سائنس کی ترقی کے لیے عظیم کارہائے نمایاں انجام انجام دے رہے ہیں اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی غیر مسلم نے اپنی تقریر کا آغاز کلمہ طیبہ پڑھ کر کرنے پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر اس کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ چلایا جائے اور کھلم کھلا آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرنے پر موثر کارروائی کی جائے جبکہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو شرکت کا دعوت نامہ بھیجا گیا تو اس نے کہا تھا کہ میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا، جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔ اب قادیانی غیر مسلم سائنس دان بار بار کس جاسوسی کے تحت پاکستان آجا رہے ہیں؟

خانپور میں قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری کا بائیکاٹ

خانپور (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کے زیر اہتمام قادیانی مشروب ساز فیکٹری شیزان کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جس میں انجمن سپاہ صحابہ پاکستان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جمعیت طلباء اسلام کے علاوہ دیگر مذہبی و سیاسی تنظیموں نے شرکت کی۔ جلوس چوک رازی سے شروع ہو کر ریلی بازار، ٹرنک بازار اور شاہی روڈ سے گزرتا ہوا چوک دین پور پر اختتام پذیر ہوا۔ قائدین نے عوام سے اپیل کی کہ جملہ مسلمان اپنے خون پسینے کی اور حلال کمائی کو قادیانی تعاون سے بچاتے ہوئے شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ خانپور کے غیور شہریوں نے شیزان کے خلاف خوب نعرہ بازی کی اور قائدین کو یقین دلایا کہ شیزان کو اب ہم اپنی دکانوں میں داخل نہ ہونے دیں گے اور شیزان کے ایجنٹ اب منہ کی کھائیں گے جلوس کے اختتام پر چوک دین پور میں قائدین نے خطاب کیا جس میں حضرت مولانا مفتی عبدالحی دین پوری سرپرست ختم نبوت یوتھ فورس، مولانا عبدالکریم صاحب ندیم، مفتی حبیب الرحمن صاحب، مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب، مولانا محمد احمد صاحب مبلغ ختم نبوت، ملک محمد اسحاق صاحب

ضروری تصحیح

ہفت روزہ "ختم نبوت" جلد ۷ شمارہ ۲ کے صفحہ آخر پر میری نظم بعنوان "عید کے بعد" چھپی ہے۔ اس کے آخری شعر یعنی مقطع کا پہلا مصرع سہو کتابت سے غلط اور ناموزوں ہو گیا۔ تصحیح کی غرض سے دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ اس شعر کو اس طرح پڑھیے ؎

تبریک عید، غازی بھلا پیش کیا کریں
ہم کو تو کر گئی ہے بہت بے قرار عید!

(مسلم غازی)

صدر انجمن سپاہ صحابہ رحیم یار خاں اور مولانا عبد الوحید دین پوری نے خطاب کیا۔ آخر میں حبیب الرحمٰن مغل صاحب سیکرٹری ختم نبوت یوتھ فورس نے شرکاء جلوس کا شکریہ ادا کیا اور جلوس پر امن طور پر منتشر ہوگیا۔

بقیہ: نونہالان

تسم کھاتا ہے جو لوگ جہاد کرتے ہوئے خدا کی راہ میں شہید ہو جائیں ان کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"جو خدا کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں ہے"

مختصر یہ کہ جہاد کرنے والا دنیا میں بھی عزت حاصل کرتا ہے اور اسے آخرت میں اعلیٰ مقام ملتا ہے۔

بقیہ: کلمہ گو کا صحیح مطلب

اس کے بارے میں بھی کفر کے فتوے ناقابل اعتبار ہیں۔

شاعر مشرق مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے بالکل صحیح بات لکھی تھی کہ:

"اس مقام پر غالباً یہ دہرانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شمار فرقوں کے مذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پڑتا جن مسائل پر سب فرقے متفق ہیں اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے ہی دیتے ہوں" حرف اقبال صفحہ ۱۲۲ مرتبہ لطیف احمد شیروانی ایم۔ اے۔

بقیہ: شاعری

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا محمود بڑے بلند پایہ شاعر ہیں بعض لوگ ان کی شعر و شاعری کو سمجھ نہیں سکتے اس لیے اعتراض کر دیتے ہیں جن کا جواب مرزا محمود دے چکے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق۔!

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

مرزا محمود اس غزل سے یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ آج کل ان پر مجدد ہونے کے الزامات عائد کیے جا رہے ہیں

وہ درست ہیں وہ بھی ایک انسان ہیں ان میں بھی کمزوریاں ہیں

بقیہ: مسکراہٹیں

ہے، باپ نے گرج کر کہا تمہارا کیا مطلب؟ بیٹے نے کہا: اس لئے کہ میں بھی فیل ہو چکا ہوں۔

امام ابو یوسفؒ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا جو ہمیشہ خاموش رہتا دوسروں کی گفتگو سنتا رہتا، ایک دن حضرت امام ابو یوسفؒ نے اس سے فرمایا کہ میاں تم ہمیشہ چپ رہتے ہو، کبھی تم بھی بولا کرو۔ تو اس شخص نے کہا: حضرت ایک مسئلہ تو بتلایئے! کہ روزہ دار کس وقت روزہ افطار کرے امام ابو یوسف نے فرمایا: "جب سورج غروب ہو جائے"۔ تو وہ شخص بولا کہ اگر سورج آدھی رات تک بھی نہ ڈوبے تو پھر کیا کرے۔ امام ابو یوسف ہنس پڑے اور فرمایا: تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے۔"

بارات گاؤں پہنچی تو گاؤں کا میراثی آپہنچا۔ لڑکے والوں سے اپنا حصہ مانگا، جواب ملا کہ ابھی تو نکاح بھی نہیں ہوا۔ میراثی نے کہا: نکاح میں کونسی دیر ہے آپ انعام دیں۔ لڑکے والوں نے جب کچھ نہ دیا تو لڑکی والوں کے پاس پہنچا اور ان سے انعام مانگا لیکن لڑکی والوں نے کہا: نکاح تو ہو لینے دو! اس نے کہا وہ بھی ہو جائے گا آپ جیب ڈھیلی کریں۔ بار بار اصرار کرنے پر لڑکی والے تنگ ہوئے تو ایک بزرگ نے اٹھ کر چند جوتے میراثی کو رسید کر دیئے۔ میراثی کپڑے جھاڑ کر اٹھا اور بولا کہ اس لڑکی کی جب بھی شادی ہوتی ہے مجھے ضرور جوتے پڑتے ہیں۔"

بقیہ: قارون

جو اس حدیث میں ذکر کیا گیا کہ سونا چاندی جہنم کی آگ کے ٹکڑے بنا کر داغ دیئے جائیں گے۔ یہ تو صرف قیامت کے ایک دن کا عذاب ہے جو پچاس ہزار برس کا دن ہے لیکن اس دن کی مقدار بھی پچاس ہزار برس کی ہوگی اور اتنے دن زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب بھگت کر یہ معلوم ہوگا کہ اپنے دوسرے اعمال اس قابل ہیں کہ ان کی وجہ سے معافی ہو کر جنت میں جانے کی اجازت ہو جائے، یا وہ اگر اس قابل نہیں اور معافی کی کوئی صورت نہیں یا زکوٰۃ نہ دینے ہی کا ابھی کچھ اور عذاب بھگتنا باقی ہے تو جہنم میں پھینک دیا جائے گا وہاں جو کچھ گذرے گی وہ تو تحریر و تقریر میں آ ہی نہیں سکتی۔

اس حدیث میں قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے اور قرآن پاک کی آیت شریفہ سورۂ معارج کے شروع میں بھی قیامت کے اس کو اسی مقدار کا بتایا ہے لیکن بعض احادیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں پر یہ دن ایسا ہلکا گذر جائے گا، جیسا کہ ایک فرض نماز پڑھ لی ہو اور بعض لوگوں پر ان کے اعمال کے لحاظ سے ایسا ہوگا جیسے ظہر سے عصر تک کا وقت (درمنثور)۔ اور اتنی جلدی گذر جانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دن سیر و تفریح میں ہوں گے اور سیر و تفریح کے شوقین سب ہی اس سے واقف ہیں کہ لذت کے اوقات جلد ختم ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ نہ ہوگا کہ روپیہ پر روپیہ اور اشرفی پر اشرفی رکھ دی جائے بلکہ اس کے اس کے بدن کو اتنا وسیع کر دیا جائے گا جس پر یہ سب برابر رکھے جا سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

حضرت ثوبانؓ سے نقل کیا گیا کہ جتنا سونا چاندی اس کے پاس ہوگا اس کے ہر قیراط کا (جو تقریباً تین رتی کا ہوتا ہے پھیلا کر) آگ کا ایک ٹکڑا بنایا جائے گا پھر اس سے اس کے سارے بدن کو منہ سے پاؤں تک داغ دیا جائے گا، اس کے بعد چاہے اس کی بخشش ہو جائے یا جہنم میں ڈال دیا جائے (درمنثور) آگ میں تپا کر داغ دیئے جانے کا جو عذاب اس حدیث شریف میں گذرا ہے یہ قرآن پاک میں بھی آیا ہے جیسا کہ دوسری فصل کی آیت نمبر ۵ پر گذرا بعض احادیث میں اس کے مال کا سانپ بن کر طوق پہنانا بھی آیا ہے جیسا کہ آئندہ آ رہا ہے۔

خالص اور سفید

صاف و شفاف

شکر

(چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر — ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

ھُوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقاتِ مطب: موسمِ گرما، ۸ تا ۲ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء، موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نمازِ عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون وبیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ـــ ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون ـــ ۷۱۱۹۲۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ ـــ الائیڈ بنک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کروا سکتے ہیں